# Globethics Repository

Rohat al-Qulub fi madhi an-Nabi al-Mahbub SAW

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

| | |
|---|---|
| Item Type | Book |
| Authors | Al-Qodiri, Muhammad Thohir |
| Publisher | Manshurat Minhaj al-Quran |
| Rights | With permission of the license/copyright holder |
| Download date | 2026-07-03 21:30:39 |
| Link to Item | http://hdl.handle.net/20.500.12424/186600 |

# رَاحَةُ الْقُلُوْب

## فِي

# مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْب ﷺ

(مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

# رَاحَةُ الْقُلُوبِ

# فِي

# مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْب ﷺ

﴿مِدحت ونعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات واَحادیث﴾

معاونینِ تخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

www.MinhajBooks.com


## مِنھاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org


منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳ ۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں


نام کتاب : رَاحَةُ الْـقُـلُـوبِ فِـي مَـدْحِ الـنَّبِـيِّ الْمَحْبُوْب ﷺ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : مارچ 2008ء (1,100)

اِشاعتِ دُوم : اپریل 2008ء

تعداد : 4,400

قیمت اِمپورٹڈ کاغذ : -/150 روپے


www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

# فهرس


| الرقم | الأبواب | الصفحة |
|---|---|---|
| ١ | بَابٌ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُرْآنِ<br>﴿قرآن حکیم میں نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾ | ٩ |
| ٢ | بَابٌ فِي اِقْتِرَانِ ذِكْرِهِ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهِ تَعَالَى<br>﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ متّصل کر دیے جانے کا بیان﴾ | ٣٧ |
| ٣ | بَابٌ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ<br>﴿نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی فضیلت کا بیان﴾ | ٥٥ |



منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

| الرقم | الأبواب | الصفحة |
|---|---|---|
| ٤ | بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ سَمِعَ مَدَائِحَهُ بِنَفْسِهِ ﷺ وَفَرِحَ بِهَا<br>﴿حضور ﷺ کا اپنی مدحت و نعت سماعت فرمانے اور اس پر اِظہارِ فرحت کا بیان﴾ | ٧٩ |
| ٥ | بَابٌ فِي إِنْشَادِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَفْسِهِ الشِّعْرَ<br>﴿زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے اشعار کا بیان﴾ | ١٣٣ |
| ٦ | بَابٌ فِيمَنْ أَنْشَدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ<br>﴿نعت خواں صحابہ کرام ﷺ و تابعین اور اُن کی فضیلت کا بیان﴾ | ١٥٥ |
| ۞ | مصادر التخريج | ١٩٧ |

”اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔“

(الم نشرح، ۹۴:۴)

# بَابٌ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُرْآنِ

## ﴿قرآن حکیم میں نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾

### البقرة

۱. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

’’اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظرِ کرم فرمائیے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے○‘‘

۲. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○

’’(اے محبوبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گی○‘‘

۳. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

---

۱: البقرة، ۲: ۱۰۴

۲: البقرة، ۲: ۱۱۹

۳: البقره، ۲: ۱۲۹

’’اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے o‘‘

٤. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَo

’’اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے o (اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے

٤: البقرة، ٢: ١٤٣، ١٤٤

چہرے اسی کی طرف پھیر لو، اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ (تحویلِ قبلہ کا حکم) ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اور اللہ ان کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ انجام دے رہے ہیں○‘‘

۵. كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے○‘‘

۶. تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ○

’’یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)، اور ہم نے مریم کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور

۵: البقرة، ۲: ۱۵۱

۶: البقرة، ۲: ۲۵۳

ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی، اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے پیچھے آنے والے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آ جانے کے بعد آپس میں کبھی بھی نہ لڑتے جھگڑتے مگر انہوں نے (اس آزادانہ توفیق کے باعث جو انہیں اپنے کیے پر اللہ کے حضور جوابدہ ہونے کے لیے دی گئی تھی) اختلاف کیا پس ان میں سے کچھ ایمان لائے اور ان میں سے کچھ نے کفر اختیار کیا، (اور یہ بات یاد رکھو کہ) اگر اللہ چاہتا (یعنی انہیں ایک ہی بات پر مجبور رکھتا) تو وہ کبھی بھی باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے٥‘‘

## آل عمران

۷. وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ٥

’’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں٥‘‘

۸. لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا

۷: آل عمران، ۳: ۸۱

۸: آل عمران، ۳: ۱٦٤

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍO

”بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےO“

۹. وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌO

”اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہےO“

## النساء

۱۰. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاO

”پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےO“

---

۹: آل عمران، ۳: ۱۷۹

۱۰: النساء، ٤: ٤١

١١. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا٥

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے٥‘‘

١٢. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا٥

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اتار دیا ہے٥‘‘

## المائدة

١٣. يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ

١١: النساء، ٤: ٦٤

١٢: النساء، ٤: ١٧٤

١٣: المائدة، ٥: ١٥، ١٦

تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌo يَّهْدِىْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍo

”اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)o اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہےo“

## الأنعام

١٤. قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللهِ يَجْحَدُوْنَo

”(اے حبیب!) بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ (بات) یقیناً آپ کو رنجیدہ کر رہی ہے کہ جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ پس یہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ظالم لوگ اللہ کی آیتوں سے ہی انکار کر رہے ہیںo“

١٤: الأنعام، ٦: ٣٣

## الأعراف

١٥. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۝

## الأنفال

١٦. فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ

١٥: الأعراف، ٧: ١٥٧

١٦: الأنفال، ٨: ١٧

اللهَ رَمٰی ج وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ط اِنَّ اللهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

’’(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لیے) کہ وہ اہلِ ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے ○‘‘

۱۷. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے ○‘‘

۱۸. وَمَا كَانَ اللهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○

’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں ○‘‘

---

۱۷: الأنفال، ۸: ۲۴

۱۸: الانفال، ۸: ۳۳

## التوبة

۱۹. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٬اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ٥

”(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا o“

۲۰. وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِيْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَى اللهِ رٰغِبُوْنَ٥

”اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا) o“

۱۹: التوبة، ۹: ۲۴

۲۰: التوبة، ۹: ۵۸، ۵۹

۲۱. يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَo

’’مسلمانو! (یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں حالاں کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے اگر یہ لوگ ایمان والے ہوتے (تو یہ حقیقت جان لیتے اور رسول ﷺ کو راضی کرتے، رسول ﷺ کے راضی ہونے سے ہی اللہ راضی ہو جاتا ہے کیوں کہ دونوں کی رضا ایک ہے)o‘‘

۲۲. خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَ اللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo

’’آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہےo‘‘

۲۳. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ

۲۱: التوبة، ۹: ۶۲

۲۲: التوبة، ۹: ۱۰۳

۲۳: التوبة، ۹: ۱۲۸

تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں٥‘‘

## یونس

۲۴. قُلْ لَّوْ شَآءَ اللهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰكُمْ بِهٖ ؗ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ٥

’’فرما دیجیے: اگر اللہ چاہتا تو نہ ہی میں اس (قرآن) کو تمہارے اوپر تلاوت کرتا اور نہ وہ (خود) تمہیں اس سے باخبر فرماتا، بے شک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل (بھی) تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کر چکا ہوں، سو کیا تم عقل نہیں رکھتے٥‘‘

۲۵. قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ٥

’’فرما دیجیے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں٥‘‘

www.MinhajBooks.com

## الحجر

۲۶. لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ٥

---

۲۴: یونس، ۱۰: ۱۶

۲۵: یونس، ۱۰: ۵۸

۲۶: الحجر، ۱۵: ۷۲

’’(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قَسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیںo‘‘

## الإسراء

**۲۷. سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُo**

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

**۲۸. وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًاo**

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نماز تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)o‘‘

---

**۲۷:** الإسراء، ۱۷: ۱

**۲۸:** الإسراء، ۱۷: ۷۹

## الكهف

۲۹. قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○

”فرما دیجئے: میں تو صرف (بخلقتِ ظاہری) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلامِ الٰہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ○“

## طه

۳۰. طٰهٰ ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ○

”طا ھا، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) ○ (اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں ○“

## الأنبياء

۳۱. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

---

۲۹: الكهف، ۱۸: ۱۱۰

۳۰: طه، ۲۰: ۱، ۲

۳۱: الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷



www.MinhajBooks.com

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر‘‘o

## النور

۳۲. لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo

’’(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو (جب رسولِ اکرم ﷺ کو بلانا تمہارے باہمی بلاوے کی مثل نہیں تو خود رسول ﷺ کی ذاتِ گرامی تمہاری مثل کیسے ہو سکتی ہے)، بے شک اللہ ایسے لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں (دربارِ رسالت ﷺ سے) چپکے سے کھسک جاتے ہیں، پس وہ لوگ ڈریں جو رسول (ﷺ) کے امرِ (ادب) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) ان پر دردناک عذاب آن پڑے گا‘‘o

## الشعراء

۳۳. الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُo وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَo

’’جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لیے) قیام کرتے ہیںo اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہےo‘‘

---

۳۲: النور، ۲۴: ۶۳

۳۳: الشعراء، ۲۶: ۲۱۸-۲۱۹

## الأحزاب

٣٤. اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ط کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًاo

’’یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہےo‘‘

٣٥. لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللهَ کَثِیْرًاo

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂِ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

٣٦. مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰـکِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ کَانَ اللهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاo

---

٣٤: الأحزاب، ٣٣: ٦

٣٥: الأحزاب، ٣٣: ٢١

٣٦: الأحزاب، ٣٣: ٤٠

’’محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختمِ رسالت اور ختمِ نبوت کا وقت آ گیا ہے)o‘‘

٣٧. هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًاo

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہےo‘‘

٣٨. يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاo وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًاo

’’اے نبیِ (مکرّم) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o‘‘

٣٩. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے

---

٣٧: الأحزاب، ٣٣: ٤٣

٣٨: الأحزاب، ٣٣: ٤٥، ٤٦

٣٩: الأحزاب، ٣٣: ٥٦

رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔o‘‘

## سبا

٤٠. وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَo

’’اور (اے حبیبِ مکرّم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتےo‘‘

## فاطر

٤١. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًاط وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌo

’’بے شک ہم نے آپ کو حق و ہدایت کے ساتھ، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امّت (ایسی) نہیں مگر اُس میں کوئی (نہ کوئی) ڈر سنانے والا (ضرور) گزرا ہےo‘‘

## یٰس

٤٢. یٰسٓo وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِo اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَo

---

٤٠: سبا، ٣٤: ٢٨

٤١: فاطر، ٣٥: ٢٤

٤٢: یٰس، ٣٦: ١-٣

’’یا سین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o حکمت سے معمور قرآن کی قسمo بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیںo‘‘

## الفتح

٤٣. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًاo لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَ یَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا o وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًاo

’’(اے حبیبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدّ وجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہوجائے)o تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کئے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھےo اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازےo‘‘

٤٤. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًاo اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًاo

٤٣: الفتح، ٤٨: ١-٣

٤٤: الفتح، ٤٨: ٨-١٠

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کروo (اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

## الحجرات

۴۵. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَo اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌo اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَo وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo

’’اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے

۴۵: الحجرات، ۴۹: ۱-۵

آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہوجائے)، بے شک اللہ (سب کچھ) سُننے والا خوب جاننے والا ہےo اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلندمت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہوجائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہوجانے کا) شعور تک بھی نہ ہوo بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتےo اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ہی ان کی طرف باہر تشریف لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر ہوتا، اور اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

## الطور

٤٦. وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُo وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِo

’’اور (اے حبیبِ مکرّم! اِن کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں) آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر جاری رکھئے بیشک آپ (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتے) ہیں۔ اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے جب بھی آپ کھڑے ہوںo اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور (پچھلی رات بھی) جب ستارے چھپتے ہیںo‘‘

---

٤٦: الطور، ٥٢: ٤٨، ٤٩

## النجم

٤٧. وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی○ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰی○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی○ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی○ ذُوْ مِرَّةٍ ط
فَاسْتَوٰی○ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی○ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰی ○ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ○ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ○
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی○ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی○
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی○اِذْ يَغْشَی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰی○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغٰی○ لَقَدْ رَاٰی مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی○

’’قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شبِ معراج اوپر جا کر) نیچے اترے○ تمہیں (اپنی) صحبت سے نواز نے والے (یعنی تمہیں اپنے فیضِ صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکے○ اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے○ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے○ ان کو بڑی قوّتوں والے (رب) نے (براہِ راست) علمِ (کامل) سے نوازا○ جو حسنِ مُطلَق ہے، پھر اُس (جلوۂ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا○ اور وہ (محمد ﷺ شبِ معراج عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالَمِ خلق کی انتہاء پر تھے)○ پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا○ پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا)○ پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی)

٤٧: النجم، ٥٣:١-١٨

وحی فرمائیo (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo کیا تم ان سے اِس پر جھگڑتے ہو کہ جو انہوں نے دیکھاo اور بے شک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)o سِدرۃ المنتہیٰ کے قریبo اسی کے پاس جنت الماویٰ ہےo جب نورِ حق کی تجلیّات سِدرَۃ (المنتہیٰ) کو (بھی) ڈھانپ رہی تھیں جو کہ (اس پر) سایہ فگن تھیںo اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)o بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیںo‘‘

## الصف

٤٨. وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌo

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہےo‘‘

٤٨: الصف، ٦١: ٦

## الجمعة

٤٩.   هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ق وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo

’’وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo‘‘

## القلم

٥٠.   نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَo مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍo وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍo وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍo

’’نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیںo (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیںo اور بے شک آپ کے لیے ایسا اَجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگاo اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o‘‘

٥١.   وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍo هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍo مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ

٤٩: الجمعة، ٦٢: ٢
٥٠: القلم، ٦٨: ١-٤
٥١: القلم، ٦٨: ١٠-١٤

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍO عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍO اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَO

’’اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اِنتہائی ذلیل ہےO (جو) طعنہ زَن، عیب جو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لیے چغل خوری کرتا پھرتا ہےO (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہےO (جو) بدمزاج دُرشت خو ہے، مزید برآں بد اَصل (بھی) ہےO اِس لیے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مال دار اور صاحبِ اَولاد ہےO‘‘

## الجن

٥٢. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًاO اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۭ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاO

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتاO سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصہٴ نبوت اور معجزہٴ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہےO‘‘

## المزمل

٥٣. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُO قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاO نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاO اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاO

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)O آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا

---

٥٢: الجن، ٧٢: ٢٦، ٢٧

٥٣: المزمل، ٧٣: ١-٤

کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیںo یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریںo‘‘

٥٤. اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاo

’’بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) بھیجا ہے جو تم پر (اَحوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول کو بھیجا تھاo‘‘

## التکویر

٥٥. وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍo

’’اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی)o‘‘

## البلد

٥٦. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما

٥٤: المزمل، ٧٣: ١٥

٥٥: التکویر، ٨١: ٢٤

٥٦: البلد، ٩٠: ١-٣

السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئیo“

## الضحی

٥٧. وَالضُّحٰیo وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰیo وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰیo وَلَسَوْفَ يُعْطِيْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیo اَلَمْ يَجِدْکَ يَتِيْمًا فَاٰوٰیo وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰیo وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰیo فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْo وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْo وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْo

”قَسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے)o اور قَسم ہے رات کی جب وہ چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہےo اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گےo (اے حبیب!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزّز و مکرّم) ٹھکانا دیاo اور اس نے آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ و گم پایا تو اس نے مقصود تک پہنچا دیاo اور اس نے آپ کو (وصالِ حق کا) حاجت مند پایا تو اس نے (اپنی لذتِ دید سے نواز کر ہمیشہ کے لیے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیاo سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیںo اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیںo اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریںo“

---

٥٧: الضحی، ٩٣: ١-١١

## الم نشرح

٥٨. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ۝ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۝

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم وحکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا۝ اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا۝ جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا۝ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا وآخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۝‘‘

## الکوثر

٥٩. اِنَّآ اَعْطَیْنٰـکَ الْکَوْثَرَ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ۝

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر وفضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے۝ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)۝ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگا۝‘‘

www.MinhajBooks.com

---

٥٨: الم نشرح، ٩٤: ١-٤

٥٩: الکوثر، ١٠٨: ١-٣

# بَابٌ فِي اِقْتِرَانِ ذِكْرِهِ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهِ تَعَالَى

## ﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفٰی ﷺ متّصل کر دیے جانے کا بیان﴾

١/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

---

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ١/٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: مايقول إذا سمع المؤذن، ١/١٤٤، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/٢٥، الرقم: ٦٧٨، وفي السنن الكبرى، ١/٥١٠، الرقم: ١٦٤٢، ٦/١٦، الرقم: ٩٨٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٥٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢١٨، الرقم: ٤١٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٨٨، ٥٩٠، الرقم: ١٦٩٠، ١٦٩٢۔

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢/٢. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِلَ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا

---

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩-٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩١، ٧٩٣، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣٢٠.

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

**٣/٣. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ**

---

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ٥/٥١٦، الرقم: ٣٤٧٦، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة، ٣/٤٤، الرقم: ١٢٨٤، وفي السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩٢، ٧٩٤ـ٧٩٥، وفي الدعاء، ١/٤٦، الرقم: ٨٩ـ٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٥٥ـ

رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجِلْتَ، أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ، فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي، اُدْعُ تُجَبْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ رُشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدِيْثُهُ فِي الرِّقَاقِ مَقْبُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی: ’’اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو (سکون سے) بیٹھ جایا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد و ثنا کرو، اور پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز ادا کی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! (اپنے رب) سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام منذری نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں رشدین بن سعد ہیں جن کی روایات رقاق میں مقبول ہیں اور بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

**٤/٤. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.**

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ کِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ نُدْبًا مُؤَكَّدًا أَوْ وُجُوْبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّكْرِ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

’’حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو حمید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول

---

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤١_٤٤٢، الرقم: ٤١١٥، ٤١١٧، وفي السنن الصغرى، ١/٣٠٢، الرقم: ٥٠٨_٥٠٩، والحاكم في شعار أصحاب الحديث، ١/٥٩، الرقم: ٧٦، والطبراني في الدعاء، ١/١٥٠، الرقم: ٤٢٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٠١، الرقم: ١١٨٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٣٦، والرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩_

دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو زرعہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات صحیح تر ہوتی ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے استحبابًا، تاکیدًا اور وجوبًا، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکرِ الٰہی ہی ہے۔‘‘

**٥/٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّکَ يَقُوْلُ لَکَ: کَيْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِي.**

**رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

---

٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٥، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٢٢، الرقم: ١٣٨٠، والخلال في السنة، ١/٢٦٢، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٠٥، الرقم: ٧١٧٦، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٣٩، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٧١٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٩٨، والأندلسي في تحفة المحتاج، ١/٣٠٦، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي، ٢/٧٠، الرقم: ١٢١١، والسمعاني في أدب الاملا والاستملاء، ١/٥٢، والهندي في كنز العمال، ١/٢٢٧٨، الرقم: ٣١٨٩١.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا: تحقیق میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔‘‘

اسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔

٦/٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے:

٦: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/ ١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/ ٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/ ٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ ١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/ ١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/ ٢٣٥، وفي فتح الباري، ٦/ ٥٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٢-٣٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١/ ١٣٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٥٢٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١٣٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/ ٥٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٣/ ١٨٩.

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد مصطفیٰ ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے 'التاريخ الصغير' میں، امام ابن حبان، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٧/٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وفي قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٨٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/ ١٣١، ٢/٢٩١، ١/ ٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم وحوا (علیہما السلام) کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) محمد (ﷺ) تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور معافی کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے نام کا وسیلہ اختیار کیا۔‘‘

**٨/٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیہ السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟**

---

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وذکر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَارَبِّ، إِنَّکَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَکْتُوْبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَکْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں

نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ“ لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (نادانستگی میں) خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے (توبہ کے لیے) اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد ﷺ کیا ہیں؟ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے (اُن کے وسیلے سے بخشش مانگنے پر) تمہاری مغفرت فرما دی ہے اور وہ تمہاری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

**۹/۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ**

---

۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧۔

وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِکَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نزول کے بعد) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ

---

١٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٤٠٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٨، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣٧۔

إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِيٌّ لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا قَدْ أَخَذَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى بِالنُّبُوَّةِ مِيْثَاقِي، وَبِالإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ذِكْرِي. وَبَيَّنَ كُلُّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الْأَرْضُ بِنُوْرِي. وَالْغَمَامُ لِوَجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهُ وَرَوَى بِي سَحَابَهُ، وَشَقَّ لِي اسْمًا مِنْ أَسْمَائِهِ: فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّوْنِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اس وقت کہاں تھے، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تبسم کناں ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کی پشت میں تھا، اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء و اجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی، اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنٰی میں سے نام عطا کیا، سو وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں، اور (اللہ تعالیٰ نے) حوض کوثر کا میرے لئے وعدہ فرمایا، اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنایا، اور میں ہی

وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری امت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی الله عنه قَالَ: أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلَى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کا بھی ذکر کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر

۱۱: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۳/۲۸۱، والسيوطي في الخصائص الکبری، ۱/۱۲۔

لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ (روح پھونکے جانے کے بعد) میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جہاں میں نے اسم ''**محمد** ﷺ'' لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں حورعین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان بھی اسم ''**محمد** ﷺ'' لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

**١٢/١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِكْرَكَ﴾،** [ألم نشرح، ٩٤: ٤]، **قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ**

---

١٢: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٠٦، والبغوي في معالم التنزيل، ٤/٥٠٢، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، والشافعي في أحكام القرآن، ١/٥٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٤٧_٥٤٩، والصنعاني في تفسير القرآن، ٣/٣٨٠، والثعلبي في الجواهر الحسان، ٤/٤٢٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩/١٦٣، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٣، والواحدي في الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٢/١٢١٢، والآلوسي في روح المعاني، ٣٠/١٦٩، والسيوطي في الإتقان، ١/١٢٨، ٢/٥٣٦۔

الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيءٍ، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيءٍ، وَكَانَ كَافِرًا. أَخْرَجَهُ الْقُرْطَبِيُّ وَنَحْوَهُ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔‘‘ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: (اے حبیب!) اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن، (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہو گا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد و ثنا بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (باقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ کے رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلق کافر (کا کافر) ہی رہے گا۔‘‘

اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. وَقَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ، وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ ﷻ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا

١٣: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

مُحَمَّدُ، لَوْلَاکَ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيدَ الْخَلَالُ (٢٣٤-٣١١ه) وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (ومرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔‘‘ اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!‘‘ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اسے امام ابن یزید خلال (۲۳۴۔ ۳۱۱ھ) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

# بَابٌ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

## ﴿نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی فضیلت کا بیان﴾

۱/۱٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَی وَاشْتَفَی. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

---

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ۳/۱۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۸، وفي کتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱٤، وفي کتاب: الأدب، باب: هجاء المشرکين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/۱۹۳٤-۱۹۳۵، الرقم: ۲٤۸۹-۲٤۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۱۰۳، الرقم: ۵۷۸۷، وأبو يعلى في المسند، ۷/۳٤۱، الرقم: ٤۳۷۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۳، الرقم: ۲٦۰۲۱، والحاکم في المستدرك، ۳/۵۵۵، الرقم: ٦۰٦۳، والبيهقي في السنن الکبری، ۱۰/۲۳۸، والطبراني في المعجم الکبير، ٤/۳۸، الرقم: ۳۵۸۲، والبغوي في شرح السنة، ۱۲/۳۷۷، الرقم: ۳٤۰۸-

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔''

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔''

''بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢/١٥. عَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ

www.MinhajBooks.com

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥١٨/٤، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٢١٣٧/٤، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٩٦/٥، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩٧/٦، وأبو يعلى في المسند، ٣٤١/٨، الرقم: ٤٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٥٥٥/٣، الرقم: ٦٠٦٠.

عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي — لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے (حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۶. عَنْ هِشَامٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۲۲۷۸/۵، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ۱۹۳۳/۴، الرقم: ۲۴۸۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۹۹/۱، الرقم: ۸۶۳، والحاكم في المستدرك، ۵۵۵/۳، الرقم: ۶۰۶۳، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۷/۲۳، الرقم: ۱۴۹۔

’’حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٤/١٧. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

**٥/١٨. وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.**

---

**٤-٥:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، وفي كتاب: المغازي، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة، ٤/١٥١٢، الرقم: ٣٨٩٧، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٩، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٩٠، الرقم: ١١٩، وفي المعجم الأوسط، ٢/٤٩، الرقم: ١٢٠٩، ٣/٢٦٨، الرقم: ٣١٠٨، وفي المعجم الكبير، ٤/٤١، الرقم: ٣٥٨٨-٣٥٨٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/٢١٤-

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

**٦/١٩. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.**

**٧/٢٠. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.**

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی

**٦ـ٧:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٥/٢٢٧٦، الرقم: ٥٧٩٣، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إن من الشعر حكمة، ٥/١٣٧، الرقم: ٢٨٤٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٣، الرقم: ٥٠١٠ـ ٥٠١١، وابن ماجه في السنن كتاب: الأدب، باب: الشعر، ٢/١٢٣٥، الرقم: ٣٧٥٥، والدارمي في السنن، ٢/٣٨٣، الرقم: ٢٧٠٤، والشافعي في المسند، ١/٣٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٦، الرقم: ١٥٨٢٤ـ

شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔‘‘

اسے امام بخاری، ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کوئی بات عرض کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بعض بیانات جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی والے ہوتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

**٨/٢١. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضی الله عنه أَنَّ حَسَّانَ رضی الله عنه قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنْشُدُکَ اللهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي أَيَّدَکَ اللهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، نَعَمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**٩/٢٢. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجَازَهُ وَتَرَکَهُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١٠/٢٣. وفي رواية: أَقْبَلَ حَسَّانُ رضی الله عنه عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ:**

---

٨-١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٢، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٩، ←

أَنْشُدُكَ اللهَ أَتَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور اسی معنی کی ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پس انہیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) خدشہ لاحق ہوا کہ یہ (یعنی حضرت حسان رضی اللہ عنہ) انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا حوالہ دے دیں گے۔ اس لئے انہوں نے اجازت دے دی (کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں منبر رسول ﷺ پر اشعار پڑھا کرتے تھے)۔‘‘

اس روایت کو امام ابو داود، احمد، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور نبی

------- وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٣٩، الرقم: ١٧١٦، ١١/٢٦٧، الرقم: ٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٠ـ٤١، الرقم: ٣٥٨٤ـ٣٥٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٨، الرقم: ٤١٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٨٤ـ

اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (کفار و مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، (اور پھر دعا فرمائی) اے اللہ! روح القدس (جبریل امین ؑ) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١١/٢٤. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ أَنَّ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيْهِمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنْشُدُکَ اللهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي أَيَّدَکَ اللهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، نَعَمْ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

**١٢/٢٥.** وفي رواية: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجَازَهُ وَتَرَکَهُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١٣/٢٦.** وفي رواية: **أَقْبَلَ حَسَّانُ رضی اللہ عنہ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ:**

---

**١١ـ١٣:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٢، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٣٩، الرقم: ١٧١٦، ١١/٢٦٧، الرقم: ٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٠ـ٤١، الرقم: ٣٥٨٤ـ٣٥٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٨، الرقم: ٤١٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٨٤ـ

أَنْشُدُکَ اللهَ أَتَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ، اَللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے حلقہ میں جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور اسی معنی کی ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پس انہیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) خدشہ لاحق ہوا کہ یہ (یعنی حضرت حسان رضی اللہ عنہ) انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا حوالہ دے دیں گے۔ اس لئے اجازت دے دی (کیونکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں مسجد میں منبر رسول ﷺ پر اشعار پڑھا کرتے تھے)؟‘‘

اس روایت کو امام ابو داود، احمد، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (کفار و مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، (اور پھر دعا فرمائی) اے اللہ! روح القدس (جبریل امین علیہ السلام) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/ ١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه مَرَّ بِحَسَّانَ رضي الله عنه وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْکَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْشُدُکَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي اَللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ: اَللَّهُمَّ نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ خود ظاہرًا بھی) موجود تھے، پھر انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑ کر دیکھا (جو کہ وہاں موجود تھے) اور کہا: (اے ابوہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٢، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٤/٣٠٣، الرقم: ٥٠١٣، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد،باب: الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ٢/٤٨، الرقم: ٧١٦، وفي السنن الكبرى، ١/٢٦٢، الرقم: ٧٩٥، ٦/٥١، الرقم: ٩٩٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٧٥، الرقم: ١٣٠٧، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٢٩٠، الرقم: ٥٨٨٥۔

سے تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! سنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٢٨/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔‘‘

---

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٨/٥، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ /٧٢، الرقم: ٢٤٤٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٤۔ ٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨۔٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٨/٤، وأبو يعلى في المسند، ١٨٩/٨، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧/٤، الرقم: ٣٥٨٠، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٢٣/٢، الرقم: ٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٣/١۔

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٢٩/١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾** [الشعراء، ٢٦: ٢٢٤] **فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا﴾** [الشعراء، ٢٦: ٢٢٧]. **رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت مبارکہ: ''اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو بعد والی آیت میں نسخ فرمایا اور استثناء کیا اور فرمایا: ''سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٠/١٧. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ** رضي الله عنه **أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ** عزّ وجلّ

**١٦:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٣٠٤/٤، الرقم: ٥٠١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٩/١٠، الرقم: ٢٠٩٠٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٣٥/٦۔

**١٧:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٧/٦، الرقم: ٢٧٢١٨، ٤٥٦/٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٢/١٣، الرقم: ٥٧٨٦، ٥/١١، الرقم: ٤٧٠٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣٠٤/٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٥/١٩، الرقم: ١٥١۔١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٩/١٠، والبغوي في شرح السنة، ٣٧٨/١٢، الرقم: ٣٤٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٣٢٥/٣، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩٥/٢٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢١٦/١، الرقم: ٥٦٦۔

قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، بغوی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

١٨/٣١. عَنِ الشَّعْبِيِّ عليه الرحمة قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَسَّانُ فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ: مَهْلًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شِعْرِهِ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام شعبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ وہ (یعنی حضرت حسان رضی اللہ عنہ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف لوگوں کی مدد کرتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حضرت حسان کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل اچھی طرح سے) سوچ لیا

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٩، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٧، الرقم: ٣٨٢۔

کرو کیونکہ میں نے خود حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شعرگوئی میں اللہ تعالیٰ جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ سے حسان کی مدد فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٩/٣٢. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾** [الشعراء، ٢٦: ٢٢٤] **جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی الله عنهم إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُمْ يُبْكُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ فَقَالَ: اِقْرَأُوْا مَا بَعْدَهَا: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾** [الشعراء، ٢٦: ٢٢٧] **أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوْا﴾ أَنْتُمْ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرِيُّ.**

’’حضرت حسن براد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ’’اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔‘‘ تو حضرت عبد اللہ بن ابی رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی

**١٩:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤-٢٨٣٥، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٢٩-١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤، والعسقلاني في فتح الباری، ١٠/٥٣٩، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/١٨١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٣/٢٤٤۔

ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسکے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کے اگلے حصہ): ''اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا۔'' تلاوت کر کے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٣٣. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنهما أَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ نَزَلَتْ ﴿طسٓمٓ الشُّعَرَاءُ﴾ يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: أَنْتُمْ ﴿وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٢١/٣٤. وفي رواية: عَنِ السَّدِّيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ﷺ وَفِي شُعَرَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ.

٢٢/٣٥. وفي رواية: عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا﴾ قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

---

٢٠-٢٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٦، الرقم: ٦٠٦٤، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤-٣٣٦.

’’حضرت ابو الحسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (طسم الشعراء) نازل ہوئی حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ’’اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔‘‘ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آیت کے اس حصہ: ’’سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔‘‘ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے (یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے مدح خواں بن گئے)۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے (آیت کا اگلا حصہ تلاوت) فرمایا: ’’اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)۔‘‘ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس آیت سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

’’ایک اور روایت میں حضرت سدّی سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ’’سوائے اُن (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔‘‘ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور شعرائے انصار کی شان میں اتری ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا۔

’’اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت مجاہد علیہ الرحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک ﴿اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا (اور اپنے

کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا حوصلہ بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)﴾ اس سے مراد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب ہیں۔‘‘

اِسے امام طبری نے روایت کیا ہے۔

**٢٣/٣٦. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُوْا بِالشِّعْرِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، كَأَنَّمَا يَنْضَحُوْهُمْ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

**٢٤/٣٧. وفي رواية: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّمَا تَنْضَحُوْنَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيْمَا تَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مِنَ الشِّعْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (کفار و مشرکین کی اپنے) اشعار کے ذریعے مذمت کیا کرو، بے شک مومن اپنی جان اور مال (اور زبان) کے ساتھ جہاد کرتا ہے، گویا (مدحت رسول ﷺ پر مشتمل) یہ اشعار ان پر تیروں کی طرح برستے ہیں۔‘‘

---

**٢٣ـ٢٤:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٦، ٤٦٠، الرقم: ١٥٨٢٤، ١٥٨٣٤، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٣٢، الرقم: ٩٣٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٤، الرقم: ٢٠٩، وفي المعجم الكبير، ١٩/٧٦، الرقم: ١٥٢ـ١٥٣، وفي مسند الشامين، ٤/٢٤٥، الرقم: ٣١٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٩، الرقم: ٢٠٨٩٩، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٩٠ـ

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں مجھ محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی جان ہے، گویا تم ان (کفار و مشرکین) پر اپنے کہے ہوئے (نعت مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار کی شکل میں تیر برساتے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَسَنُ الشِّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُ الشِّعْرِ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ.

رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

٣٩/٢٦. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: الشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيْحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ، وَدَعِ الْقَبِيْحَ. وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شِعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا، مِنْهَا الْقَصِيْدَةُ فِيْهَا أَرْبَعُوْنَ بَيْتًا وَدُوْنَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا شعر، اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دار قطنی اور دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

---

**٢٥ـ٢٦:** أخرجه الدار قطني في السنن، ٤/١٥٦، الرقم: ٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٩، الرقم: ٨٦٦، والديلمي في الفردوس، ٢/١٤٥، الرقم: ٢٧٤٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٣٩، وقال: وسنده حسن۔

’’اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرمایا کرتی تھیں: شعر اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اچھے شعر لے لو اور برے ترک کر دو۔ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار روایت کئے ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ ایسا ہے جس میں چالیس اشعار ہیں اور بعض میں اس سے کم۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

**٢٧/٤٠. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّکَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی الله عنه: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُکَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ.** رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!)، میں، اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) تمہاری مدد کرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

---

**٢٧:** أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٩٠۔

٢٨/٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُهُ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شعر بمنزلہ کلام ہوتا ہے، اچھا شعر اچھے کلام کی طرح اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارقطنی، شافعی، اور بخاری نے ’’الادب المفرد‘‘ میں بیان کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٩/٤٢. عَنْ بَرِيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَعَانَ جِبْرِيْلُ ﷺ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ عَلَى مَدْحِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِسَبْعِيْنَ بَيْتًا.

---

**٢٨:** أخرجه الدار قطني في السنن، ٤/١٥٦، الرقم: ٤، والشافعي في المسند، ١/٣٦٦، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٩، الرقم: ٨٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٥٠، الرقم: ٧٦٩٦، وإسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٨، الرقم: ٨٩٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٤٢، الرقم: ١٣٦٨، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠٧، الرقم: ١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/٨٥۔

**٢٩:** أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦، الرقم: ٦٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والخزرجي في خلاصة تذهيب تهذيب الكمال، ١/٧٥، الرقم: ١١، والسيوطي في الدرمنثور، ٦/٣٣٧۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: هٰذَا الإِسْنَادُ وَهُوَ الصَّحِيْحُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔''

اس حدیث کو امام فاکہی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

٤٣/٣٠. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: وَإِيَّاکَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اور (سنو!) اے شاعروں کے سردار!''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٣١. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَدَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَأَمَرْتُ فَأُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةً ...... الحديث.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

٤٥/٣٢. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها

٣٠: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣۔

٣١-٣٢: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٥٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

كَانَتْ تَأْذَنُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه وَتَدْعُو لَهُ بِالْوِسَادَةِ وَتَقُولُ: لَا تُؤْذُوا حَسَّانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْصُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِلِسَانِهِ. ذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ.

’’حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا تو اتنے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان کی تکریم کے لئے) حکم دیا کے اُن کے لئے تکیہ رکھا جائے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ چونکہ اشعار کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے تھے، اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ عزت و تکریم بخشی)۔‘‘

اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

’’اور ایک دوسری روایت میں امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں آنے کی (خصوصی) اجازت دے دیتی تھیں اور ان کے لئے تکیہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں اور تاکیداً فرماتیں کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی زبان سے شانِ مصطفیٰ ﷺ کے اشعار کہہ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد کیا کرتے تھے۔‘‘

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

٤٦/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَالشُّعَرَاءُ﴾ قَالَ: اَلْمُشْرِكُوْنَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ ﴿يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ غُوَاةُ الْجِنِّ ﴿فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ﴾ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنَ الْكَلَامِ، يَأْخُذُوْنَ

٣٣: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٤٨٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ثُمَّ اسْتُثْنِي فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ يَعْنِي حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ كَانُوْا يَذُبُّوْنَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ هَجَاءَ الْمُشْرِكِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (وَالشُّعَرَاءُ) سے وہ مشرک شاعر مقصود ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ رفقائے کار کی مذمت کرنے اور (ہجو کرنے) میں مصروف رہتے تھے، اور آیت مبارکہ۔ ﴿شاعروں کی پیروی بھٹکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾ - سے یہ مراد ہے کہ جن لوگوں کو جنات نے بہکایا ہو ’’اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہوں۔‘‘ اسی طرح وہ اپنی تاویلیں ہر فن اور کلام میں گھڑتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں استثناء کرتے ہوئے فرمایا: ’’سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔‘‘ اور اِس سے مراد حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، اور حضرت کعب بن مالک ﷺ (و دیگر نعت خواں شامل) ہیں جو کہ مشرکین مکہ کے خلاف حضور نبی اکرم ﷺ اور انکے اصحاب کا دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

# بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ مَدَائِحَهُ بِنَفْسِهِ وَفَرِحَ بِهَا

## ﴿حضور ﷺ کا اپنی مدحت ونعت سماعت فرمانے اور اس پر اِظہارِ فرحت کا بیان﴾

۱/٤٧. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْـلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِکَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُـلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَکَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ١٥٣٧/٤، الرقم: ٣٩٦٠، وفي كتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٢٢٧٧/٥، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ١٤٢٧/٣، الرقم: ١٨٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٧/١٠، الرقم: ٢٠٨٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٢/٧، الرقم: ٦٢٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١٠١/١، الرقم:٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

’’اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا، تو ہم نہ ہدایت حاصل کرتے، نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے، پس اے اللہ! ہم تجھ پر (اور تیرے دین پر) قربان ہوں، تو ہمیں بخش دے، جب تک ہم اس دنیا میں باقی ہیں، اور اگر ہمارا مقابلہ کسی دشمن کے ساتھ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہم پر سکینہ نازل فرما، اور اگر دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں (اور اس کا مقابلہ کریں نہ کہ اس کے آگے ہتھیار پھینک دیں)۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہو گئی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٨. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوْا فِيهِ: رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ. قَالَ: فَقُلْتُ:

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَدَقْتَ.

وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ٣/١٤٢٩، الرقم: ١٨٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الرجل يموت بسلاحه، ٣/٢٠، الرقم: ٢٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من قاتل في سبيل الله فارتد عليه سيفه فقتله، ٦/٣٠، الرقم: ٣١٥٠، وفي السنن الكبرى، ٣/٢١، الرقم: ٤٣٥٨، ٦/١٣٦، الرقم: ١٠٣٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٦، الرقم: ١٦٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٦٩، الرقم: ٣١٩٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣١٥ـ ٣١٦، الرقم: ٦٨٣٢ـ ٦٨٣٥، والطبراني المعجم الكبير، ٧/٨، الرقم: ٦٢٢٧ـ

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هَذَا؟ قُلْتُ: قَالَهُ أَخِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن میرے بھائی (حضرت عامر رضی اللہ عنہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بڑی شدید جنگ کی مگر اتفاق سے ان کی تلوار پلٹ کر انہیں خود کو ہی لگی اور وہ شہید ہو گئے، صحابہ کرام (میں سے بعض) نے ان پر کچھ نکتہ چینی کی اور جو شخص اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہو جائے اس کی شہادت پر شک کیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضور نبی اکرم ﷺ خیبر سے واپس لوٹے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ رجزیہ کلام پیش کرنے کی اجازت دیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا سوچ سمجھ کر کہنا، پھر میں نے کہا:

’’خدا کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہم زکوٰۃ ادا کرتے نہ نماز پڑھتے۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔‘‘

’’اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور کفار کے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔ بے شک کفر (اپنی پوری طاقت و قوت سے) ہم پر حملہ آور ہے۔‘‘

''فرماتے ہیں کہ جب میں رجز پورا کر چکا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس کے اشعار ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ شعر میرے بھائی عامر نے کہے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے میں ہچکچا رہے ہیں! اور کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مجاہد ہے اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**۳/۴۹. عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيئٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيهْ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيهْ، ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيهْ، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت عمرو بن شرید رضی الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں

---

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الشعر، ۴/۱۷۶۷، الرقم: ۲۲۵۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۷۸، الرقم: ۷۹۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۴۸، الرقم: ۱۰۸۳۶، وفي عمل اليوم والليلة، ۱/۵۵۰، الرقم: ۹۹۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۹۰، الرقم: ۱۹۴۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۹۷، الرقم: ۵۷۸۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۲، الرقم: ۲۶۰۱۰، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۴۰، الرقم: ۳۵۸، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۳۴، الرقم: ۹۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۲۶، الرقم: ۲۰۸۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۳۱۵، الرقم: ۷۲۳۸-۷۲۳۹، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۵۴، الرقم: ۱۴۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ!)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، حتی کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو اشعار کو سنائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں اور امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٤/٥٠. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُم يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ وَاللهِ، مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ**

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: بغلة النبي ﷺ البيضاء، ٣/١٠٥٤، الرقم: ٢٧١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ٣/١٤٠٠ـ١٤٠١، الرقم: ١٧٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الثبات عند القتال، ٤/١٩٩، الرقم: ١٦٨٨، وقال أبو عيسى: وفي الباب عن علي و ابن عمر ﷺ وهذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٨، ١٩١، الرقم: ٨٦٢٩، ٨٦٣٨، ٦/١٥٥، الرقم: ١٠٤٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٠ـ٢٨١، ٢٨٩، ٣٠٤، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٦٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٩٠، الرقم: ٤٧٧٠، ١٣/٨٤، الرقم: ٥٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٠، الرقم: ٣٣٥٨٣، والبغوي في شرح السنة، ١١/٦٤، الرقم: ٢٧٠٦، ١٢/٣٧٢.

ﷺ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں دکھائی، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگ نکلے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں کی باڑ پر رکھ لیا جبکہ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابو سفیان بن حارث نے تھام رکھی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے:

''میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں
میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥١/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب،باب: أيام الجاهلية، ١٣٩٥/٣، الرقم: ٣٦٢٨، وفي كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٢٢٧٦/٥، الرقم: ٥٧٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الشعر، ١٧٦٨/٤، الرقم: ٢٢٥٦، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في إنشاد الشعر، ١٤٠/٥، الرقم: ٢٨٤٩، وابن ماجه في السنن، ١٢٣٦/٢، الرقم: ٣٧٥٧،

الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ:

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَـلاَ اللهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ:

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَـلاَ اللهَ بَاطِلٌ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ ہے جو لبید شاعر نے کہی ہے:

”خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

”اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت مسلمان ہو جاتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر شعر جسے عرب نے کہا لبید کا شعر ہے:

”خبردار، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ

-------- وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٧٠، ٤٨٠، الرقم: ١٠٠٧٦، ١٠٢٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٧٢، الرقم: ٢٦٠١٥۔ ٢٦٠١٦۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٥٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نسب کا کیا ہوگا؟'' تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ''میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ١٢٩٩/٣، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٢٢٧٨/٥، وابن حبان في الصحيح، ٩٥/١٦، الرقم: ٧١٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٣/٥، الرقم: ٢٦٠١٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٧/٤، وأبو يعلى في المسند، ٣٤١/٧، الرقم: ٤٣٧٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٩٨/١، الرقم: ٨٦٢، وابن سليمان في مسند عائشة رضي الله عنها، ٧٥/١، الرقم: ٦٠۔

’’اور امام شعبی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قریش (کی مذمت) بیان کرنے کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں موجود میرے نسب کا کیا کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے نسب کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۷/۵۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ، فَقَالَ حَسَّانُ:**

**وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ**
**بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ**

**قَصِيْدَتُهُ هٰذِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ابوسفیان کی ہجو کی اجازت دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ

---

۷: أخرجه أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ۴/۱۹۳۴، الرقم: ۲۴۸۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۳، الرقم: ۲۶۰۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۸، الرقم: ۲۰۸۹۴، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۱۰۳، الرقم: ۸۔

میری جو قرابت ہے اس کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و تکریم عطا کی ہے میں آپ (کے نسب مبارک) کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

''آل ہاشم کی بزرگی کا کوہان بنتِ مخزوم کی اولاد ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۵۴/۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي**

---

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ۱۹۳۵/٤، الرقم: ۲٤۹۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۸/٤، الرقم: ۳۵۸۲، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۲۹/۲، الرقم: ۹۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۸/۱۰، الرقم: ۲۰۸۹۵، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۶٤/۱، الرقم: ۲۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹۳/۱۲۔

فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَکَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَکَ. وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخیوں پر میری نعت اور) اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٩/٥٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس (ایک سفر سے) تشریف لائے جن کے پاس حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا تھیں (تو آپ ﷺ کے دربارِ اقدس کے ایک غلام) حضرت انجشہ رضی الله عنہ نے حدی خوانی شروع کر دی جس سے سواریوں کی رفتار تیز ہو گئی اور ازواج مطہرات کو تیز رفتاری کے باعث مشکل ہوئی تو) آپ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ، تیرا بھلا ہو، یہ شیشوں (کی طرح نازک خواتین کی) سواری کو آہستہ آہستہ لے چلو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩: أخرجه الخباري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٥/٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٧، وفي كتاب: الأدب، باب: من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ٥/٢٢٩١، الرقم: ٥٨٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمة النبي ﷺ للنساء وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن، ٤/١٨١١، الرقم: ٢٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٧، ١٨٦، الرقم: ١٢١٨٦، ١٢٩٥٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٨٢، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٣٤-١٣٥، الرقم: ١٠٣٦٠، ١٠٣٦٣-١٠٣٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١١٨، الرقم: ٥٨٠٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٩٢، الرقم: ٢٨١٠، ٧/١١٦، الرقم: ٤٠٦٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٠١، الرقم: ٢٦٤۔

٥٦/١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَ غُـلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

٥٧/١١. وفي رواية: قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

٥٨/١٢. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ

**١٠-١٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: المعاريض مندوحة عن الكذب، ٥/٢٢٩٤، الرقم: ٥٨٥٦ـ٥٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمة النبي ﷺ للنساء، ٤/١٨١١ـ١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٣٤ـ١٣٥، الرقم: ١٠٣٥٩ـ١٠٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٧، الرقم: ١٣٤٠١، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٣٥٨، الرقم: ٥٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١١٩، الرقم: ٥٨٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢٧، الرقم: ٢٠٨٢٠ـ٢٠٨٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢١، الرقم: ٢٩٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٩١، الرقم: ٢٨٠٩، ٧/١١٦، ١٢١، الرقم: ٤٠٦٤، ٤٠٧٥، والروياني في المسند، ٢/٣٨١، الرقم: ١٣٥٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٨، الرقم: ١٣٤٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٣٠ـ٤٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢١٤، ٤/٣٢٠، ٨/٢٠، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

وَيْحَکَ بِالْقَوَارِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر میں جا رہے تھے، اور آپ ﷺ کے ہمراہ انجشہ نامی ایک حبشی لڑکا گا رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ آہستہ چلو! جیسے نہایت نازک شیشوں کے آبگینے لے جا رہے ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دربارِ اقدس میں ایک خوش الحان حدی خواں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑنا، یعنی نازک سی عورتوں کو تکلیف نہ دینا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’اور ایک روایت میں ہے، حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے، تو کسی حدی خواں نے حدی خوانی شروع کر دی (جس سے اونٹوں نے رفتار تیز کر دی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کرو، ان شیشوں (کے آبگینوں کی طرح نازک خواتین) کا خیال رکھو۔ (کہ کہیں تیز رفتاری سے یہ ٹوٹ نہ جائیں)۔‘‘

www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۵۹. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المغازي، باب: شهود الملائکة بدرًا، ۴/۱۴۶۹، الرقم: ۳۷۷۹، وفي کتاب: النکاح، باب: ضرب الدف في النکاح والوليمة، ۵/۱۹۷۶، الرقم: ۴۸۵۲، والترمذي في السنن،

النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِکَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَومَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا وَقُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شبِ زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسا کہ آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگِ بدر میں شہید ہوجانے والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک بچی نے کہا:

’’(آج) ہم میں ایسا نبی ﷺ تشریف فرما ہے جو (آنے والے) کل کی باتیں جانتا ہے۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔‘‘

اسی حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

--------

........ كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ٣/٣٩٩، الرقم: ١٠٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ٤/٢٨١، الرقم: ٤٩٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١/٦١١، الرقم: ١٨٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٥٩ـ٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٨٩، الرقم: ٥٨٧٨ـ

١٤/٦٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ
ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی الله عنه آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٩/٥، الرقم: ٢٨٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ٢٠٢/٥، الرقم: ٢٨٧٣، وفي السنن الكبرى، ٣٨٣/٢، الرقم: ٣٨٥٦، والبغوي في شرح السنة، ٣٧٤/١٢-٣٧٥، الرقم: ٣٤٠٤-٣٤٠٥، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٠٢/٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٣٥/١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥١/١٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٢٩٧/١-

’’کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔‘‘

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار اِن (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بغوی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

**١٥/٦١. عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ: كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

’’حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں حضور نبی اکرم ﷺ جب نمازِ فجر پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی نماز کی جگہ پر تشریف فرما

---

١٥: أخرجه النسائي في السن، كتاب: السهو، باب: قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، ٣/٨٠، الرقم: ١٣٥٨، وفي السنن الكبرى، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٨١، ٦/٥١، الرقم: ٩٩٩٨، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٢١٦، الرقم: ١٧٠۔

رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر اپنے صحابہ کرام سے گفتگو فرماتے رہتے وہ لوگ زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کر کے ہنستے اور (مدحتِ رسول ﷺ پر مشتمل) اشعار پڑھتے اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار سماعت فرما کر) تبسم ریز ہو جاتے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۲. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَّكْتَ بِنَا الرِّكَابَ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رضی الله عنه: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ

۱۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۶۹، الرقم: ۸۲۵۰، وفي فضائل الصحابة، ۱/۴۴، الرقم: ۱۴۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۹۵، الرقم: ۳۲۳۲۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۵۲۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/۳۸۱، الرقم: ۲۶۴، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۴۶، الرقم: ۳۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۱۰۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۲۳۶۔

بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کاش! (حدی خوانی کرکے) تو ہمارے ساتھ ہماری سواری میں تحرک پیدا کرے! انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: شعر سناؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت بجا لاؤ تو انہوں نے یہ شعر پڑھے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔“

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اے اللہ! اس پر رحم فرما، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (حضور نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی بدولت اس پر) جنت واجب ہوگئی ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد سے روایت کیا ہے۔

**۱۷/۶۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، يَقُوْلُ: بَيْنَ كُلِّ**

---

۱۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الشعر، ۲/۱۲۳۶، الرقم: ۳۷۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۲، الرقم: ۲۶۰۱۲، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۴۱، الرقم: ۳۶۰، والترمذي في الشمائل المحمدية، ۱/۲۰۵، الرقم: ۲۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۲۷، الرقم: ۲۰۸۱۹، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/۲۱۳، الرقم: ۱۵۷۱، والطيالسي في المسند، ۱/۱۷۹، الرقم: ۱۲۷۱، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۵/۲۲۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹/۲۶۸۔

قَافِيَةٍ هِيهْ وَقَالَ: كَادَ أَنْ يُسْلِمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

’’حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اُمیہ بن ابو الصلت شاعر کے اشعار میں سے سو قافیے سماعت فرمائے اور آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور سناؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور ترمذی نے ’’الشمائل‘‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۸/٦٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.

---

۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ۱/٦۱۲، الرقم: ۱۸۹۹، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ۱/۱۹۰، الرقم: ۲۲۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۱۲۰، وأبو يعلى في المسند، ٦/۱۳٤، الرقم: ۳٤۰۹، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۷٥، الرقم: ۲٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/٤۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲٦۱۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

’’ہم بنونجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابویعلی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/٦٥. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُکَ بِأُخْرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت اسود بن سریع ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

---

۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤، الرقم: ١٥٧١١، والطبراني في العجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٨٩، الرقم: ٤٣٦٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٦، الرقم: ٣٤٢، والحسيني في البيان و التعريف، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوي، وابن عدي في الكامل، ٥/٢٠٠۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ’الادب المفرد ‘ میں روایت کیا ہے۔

**٦٦/٢٠. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي. تَبَارَکَ وَتَعَالَى. بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاکَ، قَالَ: هَاتِ مَاحَمِدْتَ بِهِ رَبَّکَ عزوجل. قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

**وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

**وَقَالَ الْمَنَاوِيُّ: أَسَانِيْدُ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اللہ

**٢٠:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٠٣٣، ١٥٠٣٨، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٦٠ـ ٢٦١، الرقم: ٣٣٤ـ ٣٣٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٥، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١١٨، ٩/٦٦، ١٠/٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٤، الرقم: ٤١١، وقال: أخرجه الإمام أحمد والبخاري في الأدب والنسائي والحاكم أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٦٢ـ

تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں اور طبرانی و ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام مناوی نے بھی فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**٦٧/٢١. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بَانَتْ سُعَادُ، فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:**

**إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ**

**أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ...... الحديث.**

**رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ’’بانت سعاد‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

---

**۲۱-۲۲:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٧٠- ٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧- ٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ١٧٧-١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/ ٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥/ ١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/ ٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/ ٣٧٣-

''بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔''

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨/٢٢. وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ، فَقِيْلَ لِكَعْبٍ: إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ، وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ، فَمَشَى أَبُوْ بَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ: الرَّجُلُ يُبَايِعُكَ، فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ، فَبَايَعَهُ، وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ، فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ ... مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ، فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ ﷺ مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ "فِي الْبِدَايَةِ" وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَا بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُوْ الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ، قَالَ: هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

''اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں تو اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتا دی پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کعب بن زہیر چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

''مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔''

اور اسی قصیدہ میں ہے:

''بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔''

''پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہوکر) اسے اپنی چادر پہنائی جس کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ''البدایہ'' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے 'اسد الغابۃ' میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔

**۲۳/۶۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ لَهُ حَادٍ جَيِّدُ الْحُدَاءِ وَکَانَ حَادِي الرِّجَالِ وَکَانَ أَنْجَشَةُ يَحْدُوْا بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا حَدَا أَعْنَقَتِ الإِبِلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَيْحَکَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَکَ بِالْقَوَارِيْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.**

---

**۲۳:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۵٤، ۲۸۵، الرقم: ۱۳٦۹۵، ۱٤۰۷٦، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۹۸، الرقم: ۱۳٤۳، والبيهقي في السنن الکبری، ۱۰/۲۲۷، الرقم: ۲۰۸۲۲، والطيالسي في المسند، ۱/۲۷۲، الرقم: ۲۰٤۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۱٤۰، والعسقلاني في الإصابة، ۱/۱۱۹۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کے دربارِ اقدس) کا ایک نہایت ہی خوش الحان حدی خواں تھا۔ (اس کا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ انجشہ (کسی ایسے سفر میں جس میں امہات المومنین بھی ہمراہ تھیں) حدی خوانی کرنے لگا اس کی آواز سے سواری کے اونٹ تیز چل پڑے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! تیرا بھلا ہو، یوں آہستہ آہستہ چلو جیسے نازک سے شیشوں (کے آبگینے) لے جا رہے ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٧٠. عَنِ الْأَعْشَى الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ:

يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ

إِنِّي لَقِيتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ

غَدَوْتُ أَبْغِيهَا الطَّعَامَ فِي رَجَبِ

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠١-٢٠٢، الرقم: ٦٨٨٥-٦٨٨٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٩، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٢٨٧، الرقم: ٦٨٧١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٦١، الرقم: ١٦٨٩، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٩٦، الرقم: ٤١٠، وابن حبان في الثقات، ٣/٢١، الرقم: ٧٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٨٦٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢/٤٢٢، الرقم: ١٢١٥، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٧١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩٠٤، والروياني في المسند، ٢/٤٤١، الرقم: ١٤٦٥.

فَخَلَّفَتْنِي بِنَزَاعٍ وَهَرَبْ
أَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبْ
وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ

قَالَ: فَجَعَلَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِکَ: وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ.

’’حضرت اَعشی مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ کو یہ اشعار سنائے:

’’اے لوگوں کے مالک اور عربوں کے حاکم! بے شک میں تیز زبان عورتوں میں سے ایک عورت کے ساتھ ملا ہوں، جسے میں نے ماہ رجب میں کھانا کھلانا چاہا، پس اس نے جھگڑنے اور بھاگنے میں مجھے بھی پیچھے چھوڑ دیا، اس نے وعدہ خلافی کی اور مسلسل گناہ کئے اور یہ (عورتیں) نہایت ہی برے غلبہ والی ہیں جس پر یہ غالب آجائیں۔‘‘

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ اشعار سن کر: ’’وھن شر غالب لمن غلب‘‘ دہرانے لگے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طحاوی، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

۷۱/۲۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَ أُمَيَّةَ

---

**۲۵:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۵۶، الرقم: ۲۳۱٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۲، الرقم: ۲۶۰۱۳، وفي كتاب الأدب،

فِي شَيءٍ مِنْ شَعْرِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ وَقَالَ:

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ
حَمْرَاءُ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

تَأْبَى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا
إِلَّا مُعَذَّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے امیہ بن ابو الصلت کے بعض اشعار کی تصدیق فرمائی اور اس کی تصدیق فرماتے ہوئے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

اور اس (امیہ بن ابو الصلت) نے کہا:

’’سورج ہر رات کے اخیر میں طلوع ہوتا ہے اور جب طلوع ہوتا ہے تو سرخ ہوتا ہے، پھر اس کا رنگ مزید سرخ ہو جاتا ہے، پس وہ نہیں طلوع ہوتا مگر (آگ کا) عذاب دیا ہوا یا کوڑے مارا ہوا۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔‘‘

........ ١/٣٤٢، الرقم: ٣٦١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣٦٥، الرقم: ٢٤٨٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٩، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٥٥، الرقم: ٥٧٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٢٧٠-٢٧١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، سورة المؤمن، ٤/٧٢، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٧۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٢٦/٧٢. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ:**

**وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ ... الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ**
**فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي ... النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی الله عنهما

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٣/٤، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣٦٩/٣، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٦٤/١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٢/٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٥٣/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤٤٧/٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢٧٤/٢، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١٧/٨، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١٠١/١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٧٦/١٠، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢٥٨/٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٦٦/١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤٦/١٣، والحلبي في السيرة، ٩٢/١۔

نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

**٢٧/٧٣. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَاشْتَرَى حُلَّةَ ذِي يَزَنٍ، فَقَدِمَ بِهَا الْمَدِيْنَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَهْدَاهَا لَهُ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ فَبَاعَهَا حَكِيْمٌ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتُرِيَتْ لَهُ فَلَبِسَهَا ثُمَّ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ حَكِيْمٌ: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فِيْهَا لَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي حِيْنَ رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ أَنْ قُلْتُ:**

www.MinhajBooks.com

٢٧: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٧١، الرقم: ٩٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٩٣، ٢٠٢، الرقم: ٣٠٩٤، ٣١٢٥، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٥١، الرقم: ٦٠٥٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٧٣، ١٥/١٠١۔ ١٠٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٥٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٧/ ١٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٨۔

مَا يَنْظُرُ الْحُكَّامُ بِالْحُكْمِ بَعْدَ مَا
بَدَا وَاضِحٌ ذُوْ غُرَّةٍ وَحَجُوْلُ
إِذَا وَاضَحُوْهُ الْمَجْدَ أَرْبَى عَلَيْهِمُ
بِمُسْتَفْرَغٍ مَاءِ الذِّنَابِ سَجِيْلُ

فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے (قبولِ اسلام سے پہلے) یمن کی طرف (بغرض تجارت) روانگی اختیار کی اور وہاں سے آپ نے ایک نہایت دلربا اور جاذب نظر لباس خریدا، اور مدینہ منورہ واپس آ کر وہ لباس حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا، آپ ﷺ نے یہ لباس قبول کرنے سے انکار فرمایا اور یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ہم مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتے تو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت کرنے کا (عندیہ دیا) تو آپ ﷺ نے اسے اپنے لئے خریدنے کا حکم دیا وہ لباس آپ ﷺ کے لئے خرید لیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے اُسے زیبِ تن کیا پھر مسجد میں تشریف لائے، حضرت حکیم نے آپ ﷺ کو اس لباس میں دیکھا تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ میں نے اس لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ حسین جچتا ہوا انسان کبھی نہیں دیکھا آپ تو چودھویں کا چاند دکھائی دیتے ہیں اور بے قابو ہو کر بے ساختہ یہ اشعار پڑھنے لگے:

’’جب روشن، چمکتے دمکتے اور گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ)
جلوہ افروز ہوتے ہیں تو (حسن و قبح) کا حکم لگانے والے (حسنِ مصطفیٰ ﷺ

میں کھو کر) اپنا (منصب) حکم بھول جاتے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کے ساتھ
عظمت اور بزرگی میں مقابلہ کرنا چاہا تو وہ ان سب پر (عطاؤں اور کرم
نوازیوں سے بھرے) بڑے بڑے ڈولوں کے ساتھ سبقت لے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، طبرانی اور اسی طرح حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۸/۷۴. عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ أَخْبَرُوْا أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ: فَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَعَانِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هَاهُنَا فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَقُوْلُ الشِّعْرَ كَأَنَّهُ يَتَعَجَّبُ فَقُلْتُ أَنْظُرُ ثُمَّ أَقُوْلُ قَالَ: فَعَلَيْكَ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ أَكُنْ هَيَّأْتُ شَيْئًا فَأَنْشَدْتُهُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ.

فَأَخْبِرُوْنِي أَثْمَانَ الْعِبَاءِ مَتَى
كُنْتُمْ بَطَارِيْقَ أَوْ دَانَتْ لَكُمْ مُضَرُ

فَعَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ:

www.MinhajBooks.com

۲۸: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ٦٦١، الرقم: ۹۷۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/ ۵۲۸، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/ ۱۰۸، الرقم: ۱۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/ ۹۴-۹۵، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/ ۲۳۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۱۲۴، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/ ۳۳٦.

يَا هَاشِمُ الْخَيْرُ إِنَّ اللهَ فَضَّلَكُمْ
عَلَى الْبَرِيَّةِ فَضْلًا مَا لَهُ غِيَرُ

إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيكَ الْخَيْرَ أَعْرِفُهُ
فَرَاسَةً خَالَفَتْهُمْ فِي الَّذِي نَظَرُوا

وَلَوْ سَأَلْتُ أَوِ اسْتَغْفَرْتُ بَعْضَهُمُ
فِي جُلِّ أَمْرِكَ مَا آوَوْا وَلَا نَصَرُوا

فَثَبَّتَ اللهُ مَا آتَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيتَ مُوسَى وَنَصْرًا كَالَّذِي نُصِرُوا

فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُبْتَسِمًا وَقَالَ: وَأَنْتَ فَثَبَّتَكَ اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْمَقْدَسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت شعبی سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ تو ایسے انہیں دیکھ کر میں لوگوں نے پکارنا شروع کیا: اے عبد اللہ بن رواحہ! اے عبد اللہ بن رواحہ! تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سمجھ گیا کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے یاد فرمایا ہے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ!) یہاں بیٹھ جاؤ، پس میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اتنے اچھے شعر کیسے کہہ لیتے ہو؟ آپ ﷺ نے پسند کا اظہار فرمایا تو میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوچتا ہوں پھر کہتا ہوں یعنی شعر کہنے میں ذرا غور و تدبر سے کام لیتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: تو (ابھی) تم مشرکین پر اپنے اشعار کے ذریعہ حملہ

آور ہو جاؤ۔ (حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے کوئی تیاری نہیں کر رکھی تھی سو جو اس وقت فی البدیہہ میرے ذہن میں جو کلام آیا وہ یہ کلمات ہیں:

’’(اے مشرکو!) تم مجھے عبا کی قیمتیں بتاؤ، اور یہ کہ تم کب جنگ کے ماہر (یعنی رومی افواج کے کمانڈر) تھے یا قبیلہ مضر تمہارے فرماں بردار ہوئے۔‘‘

’’پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناگواری محسوس کی، تو میں نے وہ چھوڑ کر یہ اشعار پڑھے:

’’اے صاحبِ خیر (اور سردارِ بنو) ہاشم! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق پر فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور جس کا کوئی ثانی نہیں، بے شک میں نے آپ کو ہمیشہ نیکی کرنے والا ہی پایا جسے میں جانتا ہوں، ایسی بھلائی جس نے ان کی مخالفت کی اس چیز میں جو انہوں نے دیکھی۔ اور اگر میں آپ کے معاملہ میں ان میں سے بعض سے سوال کرتا تو وہ ہرگز مدد و نصرت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کے حسنِ بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ثابت قدم رکھا، اور وہ مدد عطا فرمائے جو انہیں عطا فرمائی گئی تھی۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ (اپنی نعت پر مشتمل یہ کلام سن کر) مسکراتے ہوئے میری طرف تشریف لائے اور فرمایا: اور اے ابن رواحہ! اللہ تعالیٰ تمہیں بھی (اس محبت پر) ثابت قدم رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن سعد اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۹/۷۵. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ – وَهُوَ مُحَاصِرٌ أَهْلَ الطَّائِفِ – لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ: هِيْهِ يَسْتَنْشِدُهُ فَأَنْشَدَهُ قَصِيْدَةً...... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَهُنَّ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اہلِ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو کہ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے فرمایا: لاؤ، مجھے شعر سناؤ، تو انہوں نے آپ ﷺ کو پورا قصیدہ سنایا ......تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اشعار دشمنوں پر نیزوں کے پڑنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہیں۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۷۶. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْجُوْكَ فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ ثَبَّتَ اللهُ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

فَثَبَّتَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيْتَ مُوْسَى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نُصِرُوْا

---

۲۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲٦۳، الرقم: ۲۰٥۰۱۔

۳۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/٥٥٦، الرقم: ٦۰٦٥، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/۲٤۲، الرقم: ۲۹٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۲/٤۰٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/۳۳٦۔

قَالَ: وَأَنْتَ يَفْعَلُ اللهُ بِکَ خَيْرًا مِثْلَ ذَلِکَ. ثُمَّ وَثَبَ كَعْبٌ رضی الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ: هَمَّتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

هَمَّتْ سَخِيْنَةُ أَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا
فَلَيُغْلَبَنَّ مُغَالِبَ الْغَلَّابُ

قَالَ: أَمَا أَنَّ اللهَ لَمْ يَنْسَ ذَلِکَ لَکَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ رضی الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ وَأَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ أَسْوَدَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِنْ شِئْتَ أَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِيُحَدِّثَکَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ وَأَيَّامَهُمْ وَأَحْسَابَهُمْ ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا نَحْوَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (مسجد نبوی میں) تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب (اپنے اشعار میں) آپ کی مذمت (وہجو) کرتا ہے تو اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: (یا رسول اللہ!) ابوسفیان کی ہجو و مزمت میں مجھے (اشعار کہنے کی) اجازت دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی نے تو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! میں نے ہی کہا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

’’پس اللہ تعالیٰ آپ کے عطا کردہ حسن بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے

اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن کو سلامت رکھا، اور اسی طرح آپ کی بھی مدد و نصرت فرماتا رہے جیسے حضرت موسی علیہ السلام کی مدد و نصرت کرتا رہا۔‘‘

آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح بھلائی فرمائے گا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ اچانک اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی (کفار و مشرکین کی ہجو کرنے) اجازت عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہی ہے جس نے ’’ھمت‘‘ والا شعر کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (پھر فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!:

’’قبیلہ سخینہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مالک پر غالب آ جائیں، پس چاہیے کہ بہت زیادہ غلبہ پانے والا شخص غلبہ پائے جانے والی جگہوں پر (ہمیشہ ہی) غالب آ جائے۔‘‘

آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری اس خدمت کو نہیں بھول سکتا جو تم نے پیش کی ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اس (ابو سفیان) کی مذمت میں کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں، پھر انہوں نے اپنی زبان نکالی جس کا کچھ حصہ کالا تھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھ اجازت دیجئے تاکہ میں (اپنی زبان کے نشتر سے) اس کا پیٹ چاک کروں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے تم) ابو بکر کے پاس جاؤ وہ تمہیں ان کے (مخصوص) ایام اور ان کے حسب و نسب اور سیاہ کرتوتوں کے بارے میں بتائیں گے جو ان (مشرکین) نے انجام دیے ہیں پھر تم ان کی مذمت کرو (اور اس کام میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور اسی طرح ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣١/٧٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ ﷺ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُنْشِدُ فَلَمَّا رَأَى مَكَانَهُ تَقَبَّضَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: كُنْتُ أُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنْشِدْ فَأَنْشَدَ حَتَّى مَرَّ بِقَوْلِهِ:

تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا كُلَّ فَخْمَةٍ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا وَلَكِنْ قُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ دِيْنِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''حضرت عبد اللہ بن انیس ﷺ کی والدہ سے مروی ہے جو کہ حضرت کعب بن مالک ﷺ کی صاحبزادی تھیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی سے گزرے تو وہاں حضرت کعب بن مالک ﷺ (صحابہ کرام کے درمیان نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک) مجلس سجائے بیٹھے اپنا کلام پڑھ رہے تھے اوانہوں نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تشریف لائے دیکھا تو (ادباً) اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا (تم کیا کر رہے تھے اپنی بات) جاری رکھو، تو حضرت کعب ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (آپ کی نعت پر مشتمل) اشعار پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سناؤ، اور سناؤ، انہوں نے سنانا شروع کیا یہاں تک وہ اس قول پر پہنچے:

''ہم اپنی آن اور نخوت کی خاطر بڑے سے بڑے آدمی سے ٹکرا جاتے تھے۔''

٣١: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٦٢، الرقم: ٩٧٨، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٦/١٦٢، الرقم: ٣٣٩١، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٦٨، الرقم: ٣٨٥۔

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس پر ٹوک دیا اور فرمایا: یوں نہ کہو ہم اپنی جھوٹی آن کی خاطر لڑتے مرتے ہیں بلکہ یوں کہو ہم اپنے دین (اور اپنے آقا مصطفیٰ ﷺ کی ناموس) کی خاطر لڑتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبری، شیبانی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٧٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ رَأَى النِّسَاءَ يَلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ فَتَبَسَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ فَأَنْشَدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه:

عَدِمْتُ ثُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَتِفَي كِدَاءُ

يُنَازِعْنَ الْأَعِنَّةَ مُسْرِعَاتٍ
يَلْطِمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْخُلُوْا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ

**٣٢:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٦، الرقم: ٤٤٤٢، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٦٤، الرقم: ٩٧٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٦، والفاكهي في أخبار مكة، ٥/٢١٥، الرقم: ١٧٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٤٣، الرقم: ٨٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/١٠۔

صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ فتح کے سال (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عورتوں کو گھوڑوں کے چہروں پر شراب کے کٹورے فرطِ خوشی سے مارتے دیکھا تو آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر تبسم ریز ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! حسان نے کیسے شعر کہا تھا؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

”میرا دہن نابود ہو جائے اگر تم اسے دیکھ نہ سکو۔ (میں خود پہ گریہ کروں یعنی مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء کی طرف گرد اڑاتے نہ دیکھو۔ وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے ہیں، اور ان کی تھوتھنیوں پر عورتیں شراب چھینکتی ہیں۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہیں سے داخل ہو جاؤ، جہاں سے داخل ہونے کا حسان نے کہا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبری اور طحاوی نے بیان کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**٣٣/٧٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ رَجُلًا حَسَنَ الصَّوْتِ فَكَانَ يَرْجُزُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَرْجُزُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ قَارَبَ النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ**

---

**٣٣:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٠، الرقم: ٥٢٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٩١، الرقم: ٨٥٢٦، والعسقلاني في الإصابة، ١/٢٨٠.

اللهِ ﷺ: إِيَّاکَ وَالْقَوَارِيرَ إِيَّاکَ وَالْقَوَارِيرَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بہت خوبصورت آواز والے شخص تھے، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ پس ایک دفعہ جب وہ کسی سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ (کی صفتِ شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے تو (بے دھیانی میں) عورتوں کے قریب چلے گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے براء! شیشے جیسی نازک عورتوں سے بچو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۸۰/ ۳۴. عَنِ ابْنِ عِبَادٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُنْشِدُکَ؟ قَالَ: لَا، فَأَنْشَدَهُ فِي الرَّابِعَةِ مِدْحَةً لَهُ فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعَرَاءِ يُحْسِنُ فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/ ۲۸۰، الرقم: ۲۶۰۷۵، وفي كتاب الأدب، ۱/ ۳۶۹، الرقم: ۴۰۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/ ۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/ ۶۴، الرقم: ۴۵۹۳، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/ ۱۸۱، الرقم: ۲۳۳، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/ ۳۳۳، الرقم: ۵۰۲، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/ ۷۹، الرقم: ۳۱، والعسقلاني في الإصابة، ۳/ ۶۱۷، الرقم: ۴۴۷۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۱۱۹۔

’’حضرت ابن عباد علیه الرحمه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ بنولیث کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں شعر سنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا لیکن اس کے بے حد اصرار پر (آپ ﷺ نے اجازت عطا فرما دی تو اس نے صحابہ کے پسند کرنے پر) چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی مدحت اور نعت بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شعراء کے کلام میں سے کچھ اچھا کلام ہے تو تم نے جو کلام بیان کیا ہے یہی سب سے عمدہ کلام ہے۔ (یعنی حمدِ خدا اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی سب سے بہترین کلام ہیں)۔‘‘ جو کہ ابھی تم نے بیان کی ہیں۔‘‘

اس روایت کو امام ابن ابی شیبہ، ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٨١. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يَبْنِي الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا

وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيَتْلُوا الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَهُمْ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوجعفر الحظمی رضی الله عنه سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی الله عنه شعر پڑھ رہے تھے:

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥٣، وفي كتاب الأدب، ١/٣٧٠، الرقم: ٤٠١، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٩، الرقم: ١٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤١۔

''کامیاب ہوگیا وہ شخص جو (ذکرِ الٰہی کے لئے) مسجدیں تعمیر کر رہا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھ رہا ہے۔''

اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار کے جواب میں) فرما رہے تھے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) تلاوت کلام پاک اٹھتے بیٹھتے کر رہے تھے جبکہ وہ مسجد کی تعمیر میں مصروف تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٨٢. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ قَالَ: أَنْشَدَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ:

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُوْلُ
مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٧/٨٣. وفي رواية: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ الشِّعْرَ وَيَسْتَحْسِنُ الْحَسَنَ مِنْهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر بن ابی سلمی رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اشعار سنائے، (اس قصیدے کا پہلا مصرعہ جو حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں اپنی محبوبہ کے

---

**٣٦ـ٣٧:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٣، الرقم: ٢٠٩٣١، والفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٧، الرقم: ٦٣٤، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٢٤١ـ

فراق میں کہا تھا، مندرجہ ذیل ہے:)

’’سعاد جدا ہوگئی، تو آہ میرا دل اس کی محبت میں بیمار ہے، اس کے لئے ذلیل و رسوا ہو رہا ہے، اور ایسا قیدی ہے جس کا کوئی فدیہ نہیں ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اشعار سنا کرتے تھے، اور ان میں سے عمدہ اشعار کو سراہتے بھی تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٨٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ. وفي رواية: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو اشعار سنایا کرتے جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ بھی (وہاں موجود) سماعت فرماتے۔‘‘ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے اشعار کو سن کر تبسم ریز بھی ہوا کرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٨٥. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنْشَدَ

www.MinhajBooks.com

**٣٨:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢١، الرقم، ١٩١٠، والواسطي في تاريخ أوسط، ١/١٥٦۔

**٣٩:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٧، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٥، الرقم: ٣٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٥/٦١، الرقم: ٢٦٥٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥١٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والزرعي في حاشية ابن القيم، ١٣/٣٣۔

النَّبِيَّ ﷺ:

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ

وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلَاهُمَا
لَهُ عَمَلٌ فِي دِيْنِهِ مُتَقَبَّلُ

وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيْهِمُ
يَقُوْلُ بِذَاتِ اللهِ فِيْهِمُ وَيَعْدِلُ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

’’میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ رب العزت کے برگزیدہ رسول ہیں اور بے شک ابو یحییٰ (یعنی حضرت زکریا علیہ السلام) اور حضرت یحیٰ علیہ السلام دونوں آپ ﷺ کے دین میں مقبول عمل ہیں، اور حضرت ہود علیہ السلام جب اپنی قوم میں کھڑے ہوتے تو فرماتے: اللہ کی ذات کی قسم! وہ نبی آخر الزماں ان میں ہیں اور وہ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور وہ (نبی آخر الزماں) میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٨٦/٤٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: هَجَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزِّبَعْرِي وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا تَأْمُرُ عَلِيًّا أَنْ يَهْجُوَ عَنَّا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلِيٌّ هُنَالِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا الْقَوْمُ نَصَرُوْا النَّبِيَّ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَسْلِحَتِهِمْ فَبِأَلْسِنَتِهِمْ أَحَقُّ أَنْ يَنْصُرُوْهُ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَرَادَانَا فَأَتَوْا حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَذَكَرُوْا ذٰلِکَ لَهُ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِمِقْوَلِي مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ لَهَا. فَقَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ لَا عِلْمَ لِي بِقُرَيْشٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْبِرْهُ عَنْهُمْ وَنَقِّبْ لَهُ فِي مَثَالِبِهِمْ فَهَجَاهُمْ حَسَّانُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِکٍ. قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَ هُوَ يَسِيْرُ عَلَى نَاقَتِهِ، وَشَنَقَهَا بِزِمَامِهَا، حَتَّى

---

٤٠-٤٢: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٥٩-٦٦٠، الرقم: ٩٧٥-٩٧٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٦٤، الرقم: ٢٠٥٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٤٤٧۔

وَضَعَتْ رَأْسَهَا عِنْدَ قَادِمَةِ الرَّحْلِ فَقَالَ: أَيْنَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: هَا أَنَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: خُذْ قَالَ كَعْبٌ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ
وَخَيْبَرَ ثُمَّ أَجْمَمْنَا السُّيُوْفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ
قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا أَوْ ثَقِيفَا

قَالَ: فَأَنْشَدَ الْكَلِمَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَهِيَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ.

٨٧/٤١. وفي رواية: قَالَ مُحَمَّدٌ (يعني ابن سيرين): فَنُبِّئْتُ أَنَّ دَوْسًا أَسْلَمَتْ بِكَلِمَةِ كَعْبٍ هَذِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٨٨/٤٢. وفي رواية: فَكَانَ حَسَّانُ وَكَعْبٌ يُعَارِضَانِهِمْ بِمِثْلِ قَوْلِهِمْ بِالْوَقَائِعِ وَالْأَيَّامِ وَالْمَآثِرِ، وَيُعَيِّرُوْنَهُمْ بِالْمَنَاقِبِ، وَكَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ يُعَيِّرُهُمْ بِالْكُفْرِ، وَيَنْسِبُهُمْ إِلَى الْكُفْرِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ شَيْءٌ شَرًّا مِنَ الْكُفْرِ وَكَانُوْا فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ، أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ حَسَّانَ وَكَعْبٍ وَأَهْوَنُ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ ابْنِ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا أَسْلَمُوْا وَفَقِهُوْا الْإِسْلَامَ كَانَ أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلَ ابْنِ رَوَاحَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ.

”امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کے تین آدمیوں عمرو بن العاص، عبد اللہ بن زبعری اور ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے ان مشرکین کی مذمت کریں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی اس کام کے لئے موزوں نہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ایک قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اپنے ہاتھوں اور اسلحہ کے ساتھ مدد کی تو وہ اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو انصار نے عرض کیا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ کام ہم سے لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ تو وہ آگے بڑھے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، مجھے یہ پسند نہیں مجھے میرے قول (یعنی نعتوں) کے بدلہ میں جو کچھ صنعاء اور بصری کے درمیان (دولت) ہے وہ بھی ملے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کام کے لئے خاص ہے۔ تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے بارے میں علم نہیں ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابو بکر! حسان کو قریش کے بارے میں بتا دو، اور ان کی خامیوں اور خرابیوں کے بارے میں بھی اسے آگاہ کر دو، تو حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم نے مشرکین کی مذمت میں اشعار کہے۔

”امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی مبارک پر جا رہے تھے آپ ﷺ نے اس کی لگام کھینچی، یہاں تک کہ اس نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: شعر پڑھنا شروع کرو۔ تو

حضرت کعب نے کہا:

”ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک کو ختم کر دیا پھر ہم نے تلواریں جمع کیں اور انہیں اختیار دیا اور اگر وہ بول سکتیں تو وہ یقیناً کہتیں کہ ان کی کاٹ یا قبیلہ دوس ہیں یا قبیلہ ثقیف۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ اشعار ان کفار پر تیروں کے اثر انداز ہونے سے بھی زیادہ اثر رکھتے ہیں۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ قبیلۂ دوس حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کی وجہ سے اسلام لے آیا۔“

اس حدیث کو امام طبری، عبد الرزاق اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کفار کو (اپنے اشعار کے ذریعے) آڑھے ہاتھوں لیتے، جیسا کہ مختلف واقعات، مخصوص دنوں اور کارناموں میں ان کے اشعار اور ان کے مناقب میں عیب لگاتے اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ انہیں کفر کا عیب لگاتے اور کفر کی طرف منسوب کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے ہاں کفر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں ہے اور اس زمانہ میں ان کفار پر سب سے سخت قول حضرت حسان اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کا ہوتا اور سب سے ہلکا قول حضرت ابن رواحہ کا ہوتا پس جب مشرکین مکہ نے اسلام قبول کر لیا اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کر لی تو ان پر سب سے سخت قول حضرت ابن رواحہ کا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

٨٩/٤٣. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّابِغَةَ الْجَعْدِيَّ (وَإِسْمُهُ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ لَهُ صُحْبَةٌ) يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ قَوْلِي...... فَلَمَّا أَنْشَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا. وَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ أُخْرَى.

٩٠/٤٤. وفي رواية عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَّادٍ لِهَذَا لْخَبَرِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ كَأَنَّ فَاهُ الْبَرْدُ الْمَنْهَلُ يَتَلَأْلَأُ وَيُبْرِقُ، مَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ وَلَا تَفَلَّتَتْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَعَاشَ النَّابِغَةُ بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى أَتَتْ عَلَيْهِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشَرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

وقال السيوطي في الخصائص: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ مِنْ

---

**٤٣ـ٤٤:** أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٥١٤ـ١٥١٧، ١٧٤٣، الرقم: ٢٦٤٨، ٣١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٨٨، الرقم: ٧٤٠٧، ٦/٣٩٤، وقال: أخرجه البزار وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٦، وقال: رواه البزار، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٨٤٤، الرقم: ٨٩٤، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ١/٢٧٤، ٢٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٦/١٦٨، وفي ريح النسرين فيمن عاش من الصحابة، ١/٧٧، والقنوجي في أبجد العلوم، ١/٣٢٩، وقال: أخرجه السيوطي والبيهقي۔

طَرِيْقِ يَعْلَى بْنِ الْأَشْدَقِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّابِغَةَ ﷺ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ ﷺ يَقُوْلُ: أَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَذَا الشِّعْرَ فَأَعْجَبَهُ، فَقَالَ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ نَيِّفٌ وَمِائَةُ سَنَةٍ وَمَا ذَهَبَ لَهُ سِنٌّ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ النَّابِغَةِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ وَفِيْهِ: فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، فَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ لَهُ أُخْرَى. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ السُّكْنِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ، وَفِيْهِ: فَرَأَيْتُ أَسْنَانَ النَّابِغَةِ أَبْيَضَ مِنَ الْبَرْدِ لِدَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

”حضرت حسین بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدی ﷺ (اور ان کا پورا نام قیس بن عبد اللہ بن عمرو ﷺ ہے اور انہیں صحبتِ رسول اللہ ﷺ کا شرف حاصل ہے) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) اور (اس دعا کے نتیجہ میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔“

”اور یہی حدیث عبد اللہ بن جراد سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ میں نے آپ (نابغہ جعدی ﷺ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرف روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ خراب ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بدولت کہ ”تم نے کیا خوب میری مدح کی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت

رکھے۔'' آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عبد البر، عسقلانی اور ہیثمی نے روایت کیا اور فرمایا کہ اسے امام بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

''امام سیوطی 'الخصائص الکبری' میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور امام ابونعیم نے یعلی بن اشدق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نابغہ جو کہ نابغہ بنی جعدہ ہیں کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اس شعر کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہو گئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا'' اور امام ابن سُکَن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لئے دعا کا نتیجہ تھا۔''

# بَابٌ فِي إِنْشَادِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَفْسِهِ الشِّعْرَ

## ﴿زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے اَشعار کا بیان﴾

١/٩١. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرِجْزِ عَبْدِ اللهِ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: الرجز في الحرب ورفع الصوت في حفر الخندق، ١١٠٣/٣، الرقم: ٢٨٧٠، وفي باب: حفر الخندق، ١٠٤٣/٣، الرقم: ٢٦٨١۔ ٢٦٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ١٤٣٠/٣، الرقم: ١٨٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٦٩/٥، الرقم: ٨٨٥٧، ١٣٦/٦، الرقم: ١٠٣٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٢/٤، ٢٨٥، ٢٩١، ٣٠٢، الرقم: ١٨٥٠٩، ١٨٥٣٦، ١٨٥٩٣، ١٨٧٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٣٩٧/١٠، الرقم: ٤٥٣٥، والدارمي في السنن، ٢٩١/٢، الرقم: ٢٤٥٥، وأبو عوانة في المسند، ٣٤٧/٤، الرقم: ٦٩٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٩/٥، الرقم: ٢٦٠٦٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

إِنَّ الْأَعَدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بھی مٹی ڈھو رہے تھے، یہاں تک کہ مٹی نے سینۂ اقدس کے بال مبارک ڈھک دیئے تھے، اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر بال کثرت سے تھے، اور آپ ﷺ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لفظوں میں یوں رجز خوانی فرما رہے تھے:

’’تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرصوص وار
ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار‘‘

آپ ﷺ یہ اشعار بلند آواز پڑھ رہے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٩٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ١٣٨١/٣، الرقم: ٣٥٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ١٤٣١/٣، الرقم: ١٨٠٤-١٨٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب_

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَه
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

وفي رواية: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَه.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه.

وفي رواية:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَه
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار، اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

''اور ایک روایت میں ہے: ''پس اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔''

www.MinhajBooks.com

------- عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣١٣-٨٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٢، الرقم: ١٢٧٨٠، ١٣٩٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠١، الرقم: ٣٢٣٧٩.

’’اور ایک روایت میں ہے: ’’یا اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کو فلاح و بھلائی عطا فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣/٩٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ:**

**نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا**
**عَلَى الإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا**

**وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ:**

**اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَه**
**فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَه**

---

**٣-٤:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩-٢٦٨٠، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٢-٣٨٧٤، وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٣، الرقم: ٦٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي موسى الأشعري رضی الله عنه، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩.

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

’’حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) مہاجرین اور انصار صحابہ مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی (کے ٹوکرے) لادے لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے:

’’ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ اقدس پر بک گئے ہیں، اور ہماری یہ زندگی تو آپ ﷺ کی غلامی کے لئے ہی ہمیشہ وقف ہو چکی ہے۔‘‘

’’یہ سماعت فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لئے جواباً یہ الفاظ جاری ہو جاتے:

’’یا اللہ! اصل بھلائی (و کامیابی) تو آخرت کی (زندگی میں بھلائی و کامیابی) ہے، پس انصار و مہاجرین کو برکت عطا فرما۔‘‘

٤/٩٤. وفي رواية: عَنْ سَهْلٍ ﷜ قَالَ: جَاءَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

اَللَّهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ایک اور روایت میں حضرت سہل ﷜ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’یا اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٩٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَه
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

''یا اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔''

---

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي ﷺ، ١/٣٧٣، الرقم: ٥٢٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ١/١٢٣، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في االسنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدًا، ٢/٣٩، الرقم: ٧٠٢، وفي السنن الكبرى، ١/٢٥٩، الرقم: ٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١١، الرقم: ١٣٢٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٨، الرقم: ٤٠٩٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٢، الرقم: ١١٧٧۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

**٦/٩٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ، قَالَ:**

**اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَه**
**فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَه**

**فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:**

**نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا**
**عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (غزوۂ خندق کے

---

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٣، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا:

’’اے میرے اللہ! بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما!‘‘

انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا:

’’ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں (اس عہد پر قائم رہیں گے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۷/۹۷. عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:**

---

**۷-۸:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: من ينكب في سبيل الله، ۳/۱۰۳۱، الرقم: ۲٦٤۸، وفي كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ۵/۲۲۷٦، الرقم: ۵۷۹٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ۳/۱٤۲۱، الرقم: ۱۷۹٦، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الضحى، ۵/٤٤۲، الرقم: ۳۳٤۵، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/۱۵۹، الرقم: ۱۰٤۵٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۱۳، الرقم: ۱۸۸۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۸۰، الرقم: ۲٦۰۷۱، وأبو يعلى في المسند، ۳/۱۰۱، الرقم: ۱۵۳۳۔

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِي سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ ﷺ کی انگشت مبارک خون آلود ہوگئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

”تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٩٨. وفي رواية عنه: يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِي سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ایک روایت میں حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (جہاد کے لئے) تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک پتھر آپ کے سامنے آ گیا جس سے آپ ﷺ پھسلے اور پاؤں مبارک کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوئی اور تو نے جو پایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

پایا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٩٩. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ، فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوْتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُوْنَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ

---

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ١٤٢١/٣، الرقم: ٣٦٩٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٩/٥، الرقم: ٢٦٠٦٨، وفي كتاب الأدب، ٣٨٢/١، الرقم: ٤١٥، وابن حبان في الثقات، ١٣٥/١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٤٠/١، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١٣٤/١۔

الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ، فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَبَى رَسُوْلُ اللهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ:

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ    هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ

وَيَقُوْلُ:

اَللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ    فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ہجرت کے دوران راستے میں حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زبیر ﷛ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آرہے تھے۔ پس انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر ﷛ کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے مکہ معظّمہ سے تشریف لے آنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے مقام حرہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور سخت دوپہر ہونے پر واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ ﷺ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے، اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی آرہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آرہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار بلند آواز سے چلایا، اے گروہ عرب! جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ تو یہ آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور حضور نبی اکرم ﷺ کا آگے بڑھ کر مقام حرّہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دائیں جانب کا راستہ اختیار فرمایا، یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے۔ یہ دوشنبہ (پیر) کا روز اور ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ چپ چاپ تشریف فرما ہوگئے اور لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر ﷛ کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر ﷛ کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر ﷛ نے آپ ﷺ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو یہ ہیں۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ ہی اقامت پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (یعنی مسجد قباء) اور اسی میں رسول اللہ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ

اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جہاں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوروں کا کھلیان تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ ﷺ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے کھلیان کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مفت لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ ﷺ خود بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور ساتھ ساتھ (یہ اشعار) پڑھتے جاتے:

”اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔“

نیز یہ بھی فرمایا:

”اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔“

”پھر آپ ﷺ نے ایک مسلمان (شاعر یعنی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) کا ایک شعر پڑھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰۰. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ

---

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ۴/۱۵۰۷، الرقم: ۳۸۸۰۔

وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ.

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ احزاب اور خندق کے دنوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر کافی بال تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ ﷺ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت عبد اللہ ابن رواحہ ﷺ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

''تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول

ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرصوص وار
ہر کمیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار‘‘

راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ ﷺ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**١١/١٠١. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:**

**وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ**
**ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ**

**وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى**

---

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الإستسقاءَ إذا قَحَطُوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣،٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨_٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥_

يَجِيشُ كُلُّ مِيزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠٢/١٢. عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ: قِيْلَ لَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ رضي الله عنه وَيَتَمَثَّلُ وَيَقُوْلُ:

---

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٨٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند،

وَيَأْتِيکَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت شریح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ ﷺ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھتے:

’’تیرے پاس وہ شخص خبریں لے کر حاضر ہوگا جسے تو نے ان کے لانے کے لئے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**١٠٣/ ١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ**

------- ٦/ ١٥٦، ٢٢٢، الرقم: ٢٥٢٧٠، ٢٥٩٠٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٤٨، الرقم: ١٠٨٣٥، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٥٨ـ ٦٥٩، الرقم: ٩٧٣ـ ٩٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٧٢، الرقم: ٢٦٠١٤، وفي كتاب الأدب، ١/ ٣٤٣، الرقم: ٣٦٢، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٣٠٠، الرقم: ٨٦٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/ ٢٩٧ـ.

١٣-١٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ـــ

اللهِ ﷺ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے انصار میں سے اپنی کسی قرابت دار (لڑکی) کا نکاح کروایا، تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے انہیں فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو کوئی تحفہ دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی گنگنانے والا بھیجا ہے؟ انہوں رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار گانے کو پسند کرتے ہیں، اگر تم اس کے ہمراہ کوئی گانے والا بھیج دیتیں اور وہ کہتا جاتا:

’’ہم تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں مبارکباد دیں۔‘‘

اس حدیث کو ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ اور نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/١٤. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَوَّلِ مُقَدَّمَةِ الْمَدِيْنَةِ بِعَرُوْسٍ، وَمَعَهَا نِسْوَةٌ، وَإِذَا إِحْدَاهُنَّ تَقُوْلُ: وَأُهْدِيَ لَهَا أَكْبُشًا تَنَحْنَحُ فِي الْمِرْبَدِ وَزَوْجُكِ فِي النَّادِي وَيَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلِي:

------- ٦١٢/١، الرقم: ١٩٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٣٢/٣، الرقم: ٥٥٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٥/٦، الرقم: ٦١٩٨، والحاكم في المستدرك، ٢٠٠/٢ـ ٢٠١، الرقم: ٢٧٥٠، ٢٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٩/٧، الرقم: ١٤٤٦٦، وابن حيان في أحاديث أبي الزبير، ٥٥/١، الرقم: ١٢، وقال: صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٢٦/٩ـ

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ ابْنُ حَيَّانَ: صَحِيْحٌ.

’’اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ شہر مدینہ کے آغاز میں ایک دولہن کے پاس سے گزرے اور اس کے ساتھ چند اور عورتیں بھی تھیں، اچانک ان میں سے ایک عورت کہنے لگی کہ اس (دولہن) کو ایسے مینڈھے ہدیہ کئے گئے ہیں جو اونٹوں کے باڑے میں کھنکھارتے ہیں اور تمہارا خاوند اجتماع میں ہے اور وہ وہ کچھ جانتا ہے جو کل ہونے والا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، بلکہ یوں کہو: ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، پس تم ہمیں مبارکباد دو اور ہم تمہیں مبارکباد دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن حیان نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠٥/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ فِيْهِ بِبَيْتِ طَرَفَةَ:

وَيَأْتِيْکَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣١/٦، ١٤٦، الرقم: ٢٤٠٦٩، ٢٥١٧٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٨/٥، الرقم: ٢٦٠٦٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٤٧/٦، الرقم: ١٠٨٣٣۔ ١٠٣٤، وفي عمل اليوم والليلة، ٥٤٩/١، الرقم: ٩٩٥۔ ٩٩٧، والمقدسي في أحاديث الشعر، ٦١/١، الرقم: ٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٨/٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول میں دیر ہو جاتی تو آپ ﷺ طرفہ بن العبد کا یہ شعر پڑھتے:

’’تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا (یعنی خبر لانے کا مکلّف بھی نہیں ٹھہرایا ہوگا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٠٦/١٦. عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ: قُلْتُ لَهَا: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْوِي شَيْئًا مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، شِعْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ كَانَ يَرْوِي هٰذَا الْبَيْتَ:

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟

قَالَتْ: كَانَ أَحْيَانًا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُوْلُ:

---

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٨/٦، الرقم: ٢٥١١٥، وأبو يعلى في المسند، ٣٥٨/٨، الرقم: ٤٩٤٥، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٧٦/١، الرقم: ٧٩٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٨٣/١۔

وَيَأْتِيکَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’امام شریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گذار ہوا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ اشعار میں سے کچھ بیان فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بیان فرماتے تھے:

’’تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے انہیں لانے کے لئے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

’’اور حضرت عکرمہ کی روایت میں ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ کبھی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: کبھی کبھار جب آپ ﷺ گھر داخل ہوتے تو فرماتے:

’’تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے انہیں لانے کے لئے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

١٠٧/١٧. عَنْ سِيَابَةَ بْنِ عَاصِمٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِکِ مِنْ سُلَيْمٍ.

---

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٦٨، الرقم: ٦٧٢٤، وابن سعيد ــــ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعِيْدٍ وَالشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

''حضرت سیابہ بن عاصم سُلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگِ حنین کے دن فرمایا: میں بنوسلیم کی پاکدامن عورتوں عواتک کا بیٹا ہوں (عواتک عاتکہ کی جمع ہے اور اس کا لفظی معنٰی پاکدامن اور طاہرہ کے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ کی امہات میں سے تین کا نام عاتکہ ہے اور ان کی پاک دامنی اور طہارت کی وجہ سے تمام قریش ان کی اولاد ہونے پر فخر کرتے تھے)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن سعید، شیبانی، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

------- في كتاب السنن، ٢/٣٥١، الرقم: ٢٨٤٠-٢٨٤١، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٣/٩٥، الرقم: ١٤١٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٦، الرقم: ١١٤، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٠٥، الرقم: ٢٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٩۔

# بَابٌ فِيمَنْ أَنْشَدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ

## ﴿نعت خواں صحابہ کرام ﷺ و تابعین اور اُن کی فضیلت کا بیان﴾

١٠٨/١. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ ﷺ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ○﴾ [النور، ٢٤:١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى. قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ١٩٣٤/٤، الرقم: ٢٤٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٨/١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٥/٢٣، الرقم: ١٧٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضي الله عنها کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآنحالیکہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

’’وہ پاکیزہ اور دانش مند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے
وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔‘‘

حضرت عائشہ رضي الله عنها نے ان سے (اَز راہِ تفنناً) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے۔ مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ’’اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔‘‘ حضرت عائشہ رضي الله عنها نے فرمایا: اندھے پن سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/١٠٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ**

٢-٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ٥/١٤٠، الرقم: ٢٨٥٠، وفي الشمائل المحمدية، ١/٢٠٤، الرقم: ٢٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٩١، الرقم: ٢٠٨٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٩٦، الرقم: ٥٧٨١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤٦، الرقم: ٧٤٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٢٠، الرقم: ٧٠٣١، وفي المعجم الكبير، ٢/٢٢٩، الرقم: ١٩٤٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩٠٦-٢٠٩٠٧.

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ (وفي رواية: فَلَا يَنْهَاهُمْ) فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو (١٠٠) سے زائد نشستوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ان نشستوں میں اکثر اوقات زمانہ جاہلیت کے امور کا تذکرہ ہوتا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش بیٹھے حاضرین مجلس کی باتیں سنتے (جبکہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو کبھی منع نہ فرماتے) اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣/١١٠. وفي رواية: عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ، قَلِيْلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ عِنْدَهُ الشِّعْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُوْرِهِمْ فَيَضْحَكُوْنَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل خاموشی والے، کم ہنسنے والے تھے اور صحابہ کرام

آپ ﷺ کے پاس اشعار اور بعض اپنے امور بیان کرتے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے اور بعض اوقات صرف تبسم فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٤/١١١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.**

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

**٥/١١٢. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما فِي عُرُسٍ، وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ، فَقُلْتُ:**

---

**٤:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٥٤٨، الرقم: ٤٤٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/١٦٩۔

**٥-٦:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: اللهو والغناء عند العرس، ٦/١٣٥، الرقم: ٣٣٨٣، وفي السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٥،

أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا. وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا، جہاں قریظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں (ہبو کی چھوٹی) لڑکیاں گا رہی تھیں، میں نے ان (صحابہ) سے عرض کیا: آپ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور اہلِ بدر میں سے ہیں اور آپ کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے۔ تو وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے، کلام میں اگر حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ منع نہیں ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۶/۱۱۳. وفي رواية عنه قال: دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ وَذَكَرَ ثَالِثًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: ذَهَبَ عَلِيٌّ وَجَوَارِي يَضْرِبْنَ

------- والحاكم في المستدرك، ۲/۲۰۱، الرقم: ۲۷۵۱۔ ۲۷۵۲، والطيالسي في المسند، ۱/۱۶۹، الرقم: ۱۲۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۲۸۹، الرقم: ۱۴۴۶۹۔ ۱۴۴۷۰، والعسقلاني في المطالب العالية، ۸/۳۷۱، الرقم: ۱۶۸۰۔

بِالدُّفِّ وَيُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ: تُقِرُّوْنَ عَلَى هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالُوْا: إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْعُرُسَاتِ وَالنِّيَاحَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''اور عامر بن سعد سے ہی مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما اور ایک اور شخص کا نام لیا ان کے پاس گیا، عبدالملک نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے درآنحالیکہ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں، پس میں نے کہا: تم اس چیز کو جائز قرار دیتے ہو، حالانکہ تم اصحاب محمد ﷺ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں شادیوں اور مصیبت میں نوحہ کرنے کے لئے اس چیز کی اجازت ہے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/١١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضي الله عنه:

---

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله سبحانه وتعالى، ٢/٩٣٤، الرقم: ٢٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٦، وفي كتاب الأدب، ١/٣٨٠، الرقم: ٤١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٠، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦١٢-٦١٣، الرقم: ٢٥٨، وإسناده حسن، وابن منصور في السنن، ٢/٣٤٠، الرقم: ٢٨٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٤، الرقم: ١٨٢٥٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٨٩٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٥۔

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّةَ
أَحْلِفُ بِاللهِ لَتَنْزِلِنَّهُ
طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرِهَنَّهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں موجود تھا، تو میں نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

’’اے نفس! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم تجھے ضرور جنت میں جانا ہوگا، چاہے خوشی کے ساتھ جائے یا بغیر خوشی کے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابنِ ابی شیبہ، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
اس روایت کو ابن ماجہ ابی شیبہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے نقل کیا ہے۔

۱۱۵/۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ.

۱۱٦/۹. وفي رواية: يَهْجُو عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

**۸-۹:** أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٨٤، الرقم: ٦٤٨، وابن عدي في الكامل، ٤/٢٧٤، الرقم: ١١٠٦، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/٢١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣٠٠، الرقم: ٤٩١٣۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ﷛ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’(اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی، ابن شاہین اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

**١١٧/ ١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ، فَأَتَى عَبْدَ اللهِ الزُّبَيْرَ رضي الله عنهما وَهُوَ جَالِسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَنْشَدَهُ فِي الْمَسْجِدِ.**

**حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيقَ لَمَّا وَلِّيْتَنَا**
**وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوْقَ فَارْتَاحَ مَعْدُوْمُ**
**وَسَوَّيْتَ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَقِّ فَاسْتَوَوْا**
**فَعَادَ صَبَاحًا حَالِكَ اللَّوْنِ مُظْلَمُ**

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٣٦٤، الرقم: ٩٣٣، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٧٣، الرقم: ٩٨٩، والفاكهي في أخبار مكة، ١/ ٣٠٨، الرقم: ٦٣٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٥١٨، وابن ماكولا في الإكمال، ١/ ٤٨٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/ ١٩٠ـ ١٩٢، والعسقلاني في المطالب العالية، ٩/ ٦٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٥ـ

فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِلَيْکَ أَبَا لَيْلَى فَإِنَّ الشِّعْرَ أَهْوَنُ وَسَائِلِکَ عِنْدَنَا أَمَّا صَفْوَةُ مَالِنَا فَلِآلِ الزُّبَيْرِ وَأَمَّا عَفْوَتُهُ فَإِنَّ بَنِي أَسَدٍ يُشْغِلُهَا عَنْکَ وَتَمِيْمًا وَلَکِنْ لَکَ فِي مَالِ اللهِ حَقَّانِ حَقٌّ لِرُؤْيَتِکَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَقٌّ لِشِرْکَتِکَ أَهْلَ الإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَأُدْخِلَ دَارَ النِّعَمِ وَأُمِرَ لَهُ بِقَلَائِصَ سَبْعٍ وَجَمَلٍ وَخَيْلٍ وَأُوْقِرَ لَهُ الرِّکَابُ بُرًّا وَتَمْرًا ...... الحديث.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْفَاکِهِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت نابغہ بنی جعدہ رضی اللہ عنہ (حضور نبی اکرم ﷺ کے نعت خواں صحابی) پر ایک ایسا سال بیتا جس میں انہیں سخت قحط پڑ گیا تو وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مدینہ منورہ تشریف لائے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو انہوں نے وہیں مسجد میں ہی انہیں اشعار سنانا شروع کر دیئے:

> ’’جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی حضرت ابو بکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم (جیسی اصطلاحات و سخاوت کر کے) ان کی حکایات دہرا دیں (یعنی آپ کی سخاوت کے واقعات بھی ان کی طرح زبان زدِ عام ہیں) ایسی (سخاوت کی) حکایات جس سے تنگدست و مفلس انسان راحت محسوس کرے۔ اور آپ نے بھی لوگوں کو (ان کی طرح ہی قوتِ) حق کے ساتھ سیدھا کیا تو وہ بالکل سیدھے ہوگئے، اور دکھوں اور غموں کا مارا سیاہ رنگت والا شخص (خوشحالی اور فرحت سے) روشن چہرے والا ہو گیا۔‘‘

تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ! تمہارے لئے ہم تک پہنچنے کے لئے (شانِ مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار آسان مزین ذریعہ ہے۔ رہا ہمارے

مال کا خالص حصہ تو وہ آل زبیر کے لئے ہے، اور اس کا باقی ماندہ حصہ تو وہ بنو اسد اور تمیم لے جاتے ہیں، لیکن تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے مال میں دو حق ہیں، ایک حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے کا حق (یعنی شرفِ صحابیت) اور دوسرا اہلِ اسلام میں شریک ہونے کا حق، پھر انہوں نے حکم دیا تو آپ کو بیت المال میں داخل کر دیا گیا، اور آپ کے لئے سات اونٹنیاں، گندم اور کھجوروں سے لدی ہوئی سواریاں عطا کیں۔"

اس حدیث کو امام طبرانی، طبری اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

**١١٨/١١. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ** عليه الرحمة **قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١١٩/١٢. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ، فَيَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ.** رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

"حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم بسا اوقات حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام کے ساتھ نشست برپا کرتے تھے اور وہ اکثر شعر و شاعری میں مصروف ہوتے اس دوران کچھ جاہلیت کی زمانہ کی باتیں بھی بسبیل تذکرہ چھڑ جاتیں (جس سے ہم سب محظوظ ہوتے)۔"

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

١١-١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، ٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٢٣، ٢٦٠٦١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٠، الرقم: ٣٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩١٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، پس وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور زمانہ جاہلیت کی باتوں کا بھی تذکرہ چھڑ جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٠/١٣. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُنْحَرِفِيْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِيْنَ، وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيْدُ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيءٍ مِنْ دِيْنِهِ دَارَتْ حَمَالِيْقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُوْنٌ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب با وفا تھے اور وہ کبھی بھی اپنے دین سے منحرف نہ ہوئے اور نہ ہی ان میں کوئی سستی یا کاہلی پائی جاتی تھی بلکہ وہ اکثر اوقات اپنی مجالس میں شاعری کرتے اور جاہلیت کے امور کا بھی تذکرہ کرتے اور جب ان کے (آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) دین کو کوئی برا بھلا کہتا تو وہ برہم ہوجاتے اور اس برہمی کا اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا اور غصہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیاں گھومنے لگتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند حسن کے ساتھ اور بخاری نے ’الأدب

---

١٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٥٨، ٧/١٥٨، الرقم: ٣٤٩٥٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٩٥، الرقم: ٥٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٢١/١٤. عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلاَ أُنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لاَ تُنْشِدْنِي إِلَّا حَسَنًا فَأَنْشَدَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت خالد بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس حضرت ایاس بن خیثمہ آئے اور عرض کیا: اے ابن فاروق! کیا میں آپ کو اپنا (شاعرانہ) کلام نہ سناؤں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لیکن مجھے اچھے کلام (شاعری) کے علاوہ نہ سنانا سو ایاس بن خیثمہ نے انہیں (حمد و نعت پر مشتمل) عمدہ کلام سنایا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٢٢/١٥. وفي رواية: أَتَى ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما شَاعِرٌ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شاعر آیا تو آپ نے (بہترین کلام سنانے پر) اسے دو درہم انعام عطا فرمائے۔''

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

---

١٤ـ١٥: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٧، الرقم: ٨٥٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠ـ

١٢٣/١٦. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عليه الرحمة قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَعَلَّهُمْ لَا يَذْكُرُوْنَ إِلَّا الشِّعْرَ حَتَّى يَتفَرَّقُوْا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمة سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی محافل میں بیٹھا کرتا تھا تو جب تک مجلس برخاست نہ ہو جاتی حاضرین مجلس ماسوائے شعر کے شاید ہی کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢٤/١٧. عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَتَى عُمَرَ ﷺ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدُکَ فَاسْتَنْشَدَهُ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُ وَذَكَرَ مُحَمَّدًا ﷺ فِي شِعْرِهِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ بِمَا صَبَرَ. فَقَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ ﷺ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ: ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيْعًا وَعُمَرَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت خیثمہ سے روایت ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ کے پاس ایک شاعر آیا اور آپ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا: میں آپ کو شعر سنانے کی درخواست کرتا ہو چنانچہ اس نے شعر سنانا شروع کیا اور اس ضمن میں اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا

١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٢٧، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٠، الرقم: ٣٨٧۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١٤٦، الرقم: ١٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢٥، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٢، الرقم: ٣٨٩۔

ذکر کیا اور کہنے لگا:

’’کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ پر رحمت فرمائے کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں مصیبتوں پر صبر کیا۔‘‘

’’حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقیقتاً آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (پھر شاعر نے کہا:) اس کے بعد ان کے رفیق غار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بلکہ سب جاںنثارانِ مصطفیٰ ﷺ کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو (یعنی تمام صحابہ منشاءِ الٰہی پر ہی راضی رہتے تھے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٥/١٨. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَلْقَي الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَرَنَّمَ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: اذْكُرُ اللهَ أَيْ أَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا. فَقَالَ: أَيْ أَنَسُ، أَتَرَانِي أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي، وَقَدْ قَتَلْتُ مِئَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مُبَارَزَةً سِوَى مَنْ شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ.**

---

**١٨-١٩:** أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢٣٣/٥، الرقم: ٩٤٦٩، ٦/١١، الرقم: ١٩٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢١٢/٤، ٤٦٧، الرقم: ١٩٣٩٩، ٢٦٠٢٦، وفي كتاب الأدب، ٣٦٢/١، الرقم: ٣٩٠، والحاكم في المستدرك، ٣٣٠/٣، الرقم: ٥٢٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٥/١، الرقم: ٦٩١-٦٩٢، ٢٦/٢-٢٧، الرقم: ١١٧٨-١١٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٥٠/١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٦/٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٥٣/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٤/٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٩٨/١۔

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ چت لیٹے ہوتے تھے پھر کچھ گنگنانے لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو یاد کیجئے، تو اس پر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: اے انس، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر (لیٹے لیٹے بیماری کی حالت میں ہی) موت کے حوالے ہو جاؤں، حالانکہ میں نے دورانِ جہاد تقریبا سو افراد مشرکین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا ہے ماسوائے چند جنگوں کے جب میں نے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر (جہاد میں انہیں) قتل کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**۱۲٦/۱۹. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ الْبَرَاءُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى يتغنى (وفي رواية: هُوَ يَتَغَنَّى وَيُرَنِّمُ قَوْسَهُ. وفي رواية: وَهُوَ يَقُوْلُ الشِّعْرَ) فَنَهَاهُ فَقَالَ: أَتَرْهَبُ أَنْ أَمُوْتَ عَلَى فِرَاشِي وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةٍ مِنَ الْكُفَّارِ سِوَى مَنْ شَرَكَنِي فِيهِ النَّاسُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآنحالیکہ وہ چت لیٹے، اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے گنگنا رہے تھے (ایک روایت میں ہے کہ گنگناتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی کمان بھی بجا رہے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ شعر پڑھ رہے تھے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں منع

کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر ہی (بیماری سے) مرجاؤں حالانکہ میں نے خود سو کفار کو (دورانِ جہاد) قتل کیا، وہ قتل اس کے علاوہ ہیں جو میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ (اجتماعی طور پر شامل جہاد) ہو کر کیئے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٢٧/ ٢٠. عَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جو کہ علمِ شعر، علم الفرائض (یعنی علم المیراث) اور اسی طرح علم فقہ کا بھی ماہر ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٨/ ٢١. وفي رواية: عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: تَرَكْتُهَا يَعْنِي عَائِشَةَ رضي الله عنها قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ**

**٢٠-٢١:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٨، وفي كتاب الأدب، ١/ ٣٦٥، الرقم: ٣٩٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٤٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٨٨٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/ ٢٣٤، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/ ٢٨، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢/ ٣٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/ ٤٦٣، وفي الإصابة، ٨/ ١٨۔

بِكِتَابِ اللهِ وَلَا بِسُنَّةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’اور ایک روایت میں حضرت ہشام (بن عروہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت عروہ رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو ان کی وفات سے تین سال قبل اس حال میں چھوڑا تھا کہ میں نے کتاب اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت، علم اشعار اور علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٢٩/ ٢٢. عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ شِعْرًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سے کوئی چیز پوچھی جاتی، تو وہ اس (کی تشریح اور وضاحت کے لئے) عربوں کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٣٠/ ٢٣. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ

---

**٢٢-٢٥:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٩، وفي كتاب الأدب، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٣٩٦، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٥٤٢، الرقم: ٣٨٤٥، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٧٨، الرقم: ٩٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٤١، الرقم: ٢٠٩١٣، وفي شعب الإيمان، ٢/ ٢٥٨، الرقم: ١٦٨٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/ ٢٥٤۔

وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ٦٨: ٤٢] قَالَ: إِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَابْتَغُوْهُ فِي الشِّعْرِ فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ......الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور جس دن ساق (یعنی اَحوالِ قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا؟'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن کریم میں سے کوئی چیز تم پر واضح نہ ہو رہی ہو تو تم اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے......الحدیث۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣١/ ٢٤. وفي رواية: عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَفْسِيْرُهُ، فَلْيَلْتَمِسْهُ فِي الشِّعْرِ، فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَذَا هُوَ الصَّحِيْحُ.

''اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرآن کریم میں سے کوئی چیز پڑھے، اور اس کی تفسیر نہ جان سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرے، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے......الحدیث۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہی درست ہے۔

١٣٢/ ٢٥. وفي رواية: عَنِ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ (يعني ابن عبّاس رضي الله

عنهما) كَانَ يَرْوِي الشِّعْرَ وَيَسْتَخْرِجُ الآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ يَرْوِي شِعْرًا حَسَنًا فِيهِ هَجَاءٌ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) شعر روایت کرتے تھے، اور قرآن کریم سے آیات کا استخراج کرتے تھے، اور آپ عمدہ شعر روایت کرتے تھے، جس میں (حمد و نعت کے ساتھ ساتھ کفار و مشرکین کی) ہجو بھی ہوتی۔''

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

١٣٣/٢٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرٍ أَحْسَنَ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ﷺ وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهِ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلُهُ لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجُوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

أَتَشْتِمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ
فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ

٢٦: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٧٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٥٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٣٩۔

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ
وَيَجْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

فَقِيلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَيْسَ هَذَا لَغْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّغْوُ مَا قِيلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا کہ جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لئے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو کہ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

’’تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو (سبُّ و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کی مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کہ تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخِ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اِس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محو رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں کر سکے گی۔‘‘

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطورِ تغزل کہی جاتی ہیں۔ (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

**٢٧/١٣٤. عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا (يعني ابن سيرين) وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الدَّقِيْقِ ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ نَحْوَهُ.**

’’حضرت ہشام سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک سائل نے جو کہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا ان سے سوال کیا کہ جو شخص مسجد میں شعر گنگناتا ہے کیا وہ شخص (نماز پڑھنے سے پہلے دوبارہ) وضو کرے؟ تو راوی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین نے (اس شخص کو مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی وقت) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں سے کچھ (نہایت عمدہ اور) معنی خیز شعر سنائے پھر (بغیر دوبارہ وضو کئے) نماز کا آغاز فوراً کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

**٢٨/١٣٥. وفي رواية: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ**

---

**٢٧-٢٨:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٤، وفي كتاب الأدب، ١/٣٨٠، الرقم: ٤١٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٧٥، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/١٤٩، الرقم: ٩٢۔

سِيْرِيْنَ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أُخْتِهِ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ: يَا خَالِي، أَنِّي سَمِعْتُ نَاسًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشِّعْرَ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ قَالَ: فَأَنْشَدَ مُحَمَّدٌ عَشَرَةَ أَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه مِنْ هَجَائِهِ ثُمَّ كَبَّرَ مُحَمَّدٌ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''اور ایک روایت میں حضرت جریر بن حازم علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لائے، تو ان کے بھانجے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ان سے دریافت کیا: ماموں جان! میں نے لوگوں کو مسجد میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ شعر کہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے (یعنی امام ابن سیرین نے بھانجے کو مسئلہ سمجھانے کے لئے پہلے) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے وہ دس اشعار پڑھے جو انہوں نے (نعت مصطفیٰ ﷺ میں اور) کفار و مشرکین کی ہجو میں کہے تھے، پھر انہوں نے (بغیر نیا وضو کیے) نماز کے لیے تکبیر کہی (اور نماز پڑھنا شروع کردی)۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٢٩/١٣٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَقْضِي:

www.MinhajBooks.com

**٢٩:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وفي كتاب الأدب، ١/٣٨١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضي الله عنه، ١/٩١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/١٥٨۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
رَبِيْعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: ذَاکَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر ﷺ (ان شعار کے بارے) فیصلہ فرماتے تھے:

وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

پس حضرت ابو بکر ﷺ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٣٧/ ٣٠. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مُحْرِمِيْنَ.

**٣٠-٣٤:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٨١/٥، الرقم: ٢٦٠٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٠/١٠، الرقم: ٢٠٩٠٨، والفاكهي في أخبار مكة، ٣٠٦/١-٣٠٧، الرقم: ٦٣٢-٦٣٣، وابن جبير في حديث المصيصي لوين، ٥٢/١، الرقم: ٢٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩٦/١٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٠/٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥٠/٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٢٦/١٠۔

شَكَّ إِبْرَاهِيمُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس یا اس کے ارد گرد ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے اور شاید انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حالت احرام میں تھے ابراہیم راوی کو شک گزرا ہے (کہ آپ نے ایسا کہا تھا یا نہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣٨/٣١. وفي رواية: عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’اور ایک روایت میں حضرت سفیان ایک (ثقہ) آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اشعار پڑھتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٩/٣٢. وفي رواية: عَنْ أُمِّ خِدَاشٍ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهم، قَالَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ: وَأَنَا أَشُكُّ فِي أَحَدِ هَذَيْنِ: ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الطَّوَافِ، وَيَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت اُمّ خِداش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی۔ (راوی) عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان دونوں یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کسی کی ایک کے بارے میں شک گزرا (کہ انہوں نے کس کا نام لیا تھا)، وہ سب دورانِ طواف میں آپس میں بات چیت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

١٤٠/ ٣٣. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ.

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام حالتِ طواف میں بھی ایک دوسرے کو (شانِ مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل) اشعار سناتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام فاکہی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

١٤١/ ٣٤. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِي الطَّوَافِ، فَتَذَاكَرُوْا حَسَّانَ رضی اللہ عنہ، فَوَقَعُوْا فِيْهِ فَنَهَتْهُمْ عَنْهُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يَقُوْلُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

رَوَاهُ ابْنُ جُبَيْرٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

''اور ایک روایت میں محمد بن سائب بن برکہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کے دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی کہ بعض لوگوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا وہ (یعنی حضرت حسان رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں جو (اپنے اشعار میں) یہ کہتے رہے ہیں:

''تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو میں ان کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کام کا اجر و ثواب ہے، اور بے شک میرے والد، اور والدہ اور میری عزت، تم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت کو بچانے کے لئے ڈھال ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن جبیر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس کے علاوہ ابن عساکر اور مزی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۱٤۲/ ۳۵. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَائِشَةَ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ ...... فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاجِيْرِ، وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُوْلُوْنَ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

**۳۵:** أخرجه ابن حبان في الثقات، ۱/ ۱۳۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۱٤/ ۸۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/ ۲٦۱، ۸/ ۱۲۹، والعيني في عمدة القاري، ۱۷/ ٦۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۱/ ٤۸۰۔

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ لِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرَحًا بِذَلِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ...... تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا جبکہ (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

’’ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرۂ والضحٰی ﷺ) طلوع ہوگیا، اور ہم پر اس وقت تک شکر واجب ہوگیا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے۔ (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔‘‘

’’اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلاتِ حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں، ابن عبد البر، عسقلانی اور محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/٣٦. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيْهِ شِعْرًا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے بصرہ تک کے سفر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا پس کوئی دن ایسا نہ گزرا جس میں انہوں نے ہمیں کوئی شعر نہ سنایا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی شیبہ، بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں، اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤٤/٣٧. وفي رواية عنه قال: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَ يُنْشِدُنِي كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ الشِّعْرَ كَلَامٌ وَإِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ بصرہ سے مکہ تک میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا اور آپ مجھے ہر روز شعر سناتے تھے، پھر مجھے

**٣٦-٣٧:** أخرجه الطبری في تهذيب الآثار، ٦٣٨/٢، الرقم: ٩٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٥/٥، الرقم: ٢٦٠٣٧، وفي كتاب الأدب، ٣٥٢/١، الرقم: ٣٧٥، والبخاري في الأدب المفرد، ٣٠٥/١، الرقم: ٨٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٦/١٨، الرقم: ٢٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٠/١٠، الرقم: ٢٠٩١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٠/٨۔

فرماتے: ’’بے شک شعر کلام ہوتا ہے، اور بے شک کلام حق بھی ہوتا ہے اور باطل بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**١٤٥/٣٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ.**

**إِلَيْكَ تَغْدُو قَلِقًا وَضِيْنُهَا**
**مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِيْنُهَا**
**مُخَالِفًا دِيْنَ النَّصَارَى دِيْنُهَا**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

’’اور وہ دبلی پتلی اونٹنی تیزی سے تیری طرف دوڑتی ہے، درآنحالیکہ اس کا بچہ اس کے پیٹ میں نمایاں ہے، اور اس کا دین عیسائیوں کے دین کے خلاف ہے۔‘‘

(اس کے دین سے مراد شاعر کا اپنا دین ہے، کیونکہ اونٹنی کا کوئی دین نہیں ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٤٦/٣٩. عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلِ لَبِيدٍ:**

www.MinhajBooks.com

---

**٣٨:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٤١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٥، الرقم: ٣٧٩۔

**٣٩:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٤٠، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٤، الرقم: ٣٧٨، والخطابي في العزلة، ١/٦٩، وفي غريب الحديث، ٢/٥٨٦۔

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمُ
وَبَقِيتُ فِي خَلْفٍ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ

يَتَأَكَّلُونَ مُشِيحَةً وَخِيَانَةً
وَيُعَابُ قَائِلُهُمُ وَإِنْ لَمْ يَشْغَبِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکثر لبید بن ربیعہ (عرب شاعر) کے یہ دو اشعار پڑھا کرتی تھیں:

’’وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے تلے جیا جاتا تھا، اور میں خارش زدہ شخص کی جلد کی طرح باقی رہ گیا، وہ احتیاط اور خیانت کرنے کے باوجود بوسیدہ ہوتے جا رہے ہیں، اور اُن کے قائل کو عیب لگایا جاتا ہے، اگرچہ وہ فتنہ وفساد پھیلانے والا نہ ہی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٤٧/٤٠. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَسْتَنْشِدُنِي الشِّعْرَ فَأَقُولُ لَهُ: أُنْشِدُكَ بَيْتًا وَتُحَدِّثُنِي بِحَدِيثٍ.**

٤٠: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٨٠، الرقم: ٩٩٩، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٧١، الرقم: ٣٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٥٤، والتميمي في أدب الإملاء والاستملاء، ١/٧١، والرامهرمزي في المحدث الفاضل، ١/٥٩٣، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/١٩٦، وفي سير أعلام النبلاء، ٧/٢١٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ شعر سنا کرتے تھے تو میں اُن سے عرض کیا کرتا کہ میں آپ کو شعر سناؤں گا اور آپ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٤٨/ ٤١. عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عليه الرحمة يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَغُلَامُهُ يَقُوْلُ: ’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ‘‘ فَيَقُوْلُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَ ذَلِکَ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَى الشِّعْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت ابو عریان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ علیہ الرحمہ کو شعر پڑھتے ہوئے سنا جبکہ ان کا غلام (ان کے اشعار سُن کر فرحت و مسرت سے) کہہ رہا تھا: (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ) تو ابن ابی ملیکہ بھی یہی کہتے جا رہے تھے پھر اپنے اشعار سنانے لگے۔‘‘

اسے امام طبری نے بیان کیا ہے۔

١٤٩/ ٤٢. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ أَنْشَدَ شَابًّا شِعْرًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: تُنْشِدُهُ قَالَ: إِنَّهُ عَرُوْسٌ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت قتادہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن سیرین

---

٤١: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٧٨، الرقم: ٩٩٣۔

٤٢: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٨٠، الرقم: ٩٩٨۔

علیه الرحمه کو ایک نوجوان کو شعر سناتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا: آپ اس نوجوان کو شعر سنا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ ایک دولہا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

**١٥٠/٤٣. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: کَانَ سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ رضی الله عنه إِذَا کَانَ لَهُ إِلَی عَامِلٍ حَاجَةٌ مَدَحَهُ بِبَيْتَيْنِ فَقَضَی حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.**

حضرت شعبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سماک بن حرب رضی الله عنه کو جب کسی (ایماندار) عامل سے کوئی حاجت ہوتی تو آپ دو شعروں سے اس کی تعریف کر دیتے تھے بس وہ آپ کی حاجت پوری کر دیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

**١٥١/٤٤. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: کُنْتُ أَرَی عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ عُمَيْرٍ وَمَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ رضي الله عنهما يُنْشِدَانِ الشِّعْرَ عِنْدَ الإِقَامَةِ وَهُمَا قَاعِدَانِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.**

’’امام شعبہ علیه الرحمه سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبد الملک بن عمیر اور حضرت معبد بن خالد رضی الله عنهما کو اقامتِ نماز کے وقت شعر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نمازِ فجر سے پہلے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

---

٤٣: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٨٠، الرقم: ١٠٠٠۔

٤٤: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٧٩، الرقم: ٩٩٧۔

١٥٢/٤٥. عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ شُعْبَةَ عليه الرحمة قُلْتُ: مَا تَرَى فِي الشِّعْرِ الرَّقِيْقِ؟ قَالَ: أَنْشَدَنِي ابْنُ عَوْنٍ شِعْرًا رَقِيْقًا. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي قَتَادَةُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَإِذَا هُوَ يُكَتِّبُ رَجُلًا شِعْرًا رَقِيْقًا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’امام حجاج بن محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا اور پوچھا کہ حضرت آپ شفاف اور اچھے (یعنی حمد و نعت پر مشتمل) شعر کو کیسے دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن عون نے مجھے بہت شفاف اور بامعنی شعر سنایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت قتادہ نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ امام ابن سیرین علیہ الرحمہ کے پاس گئے جبکہ وہ جیل میں تھے تو کیا دیکھا کہ وہ ایک آدمی کو شعر رقیق (یعنی دل کو نرم کر دینے والے اشعار) لکھوا رہے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٤٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ رَجُلًا يَتَغَنَّى بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: الْغِنَاءُ مِنْ زَادِ الرَّاكِبِ أَوْقَالَ: مِنْ زَادِ الْمُسَافِرِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کسی

---

٤٥: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٧٨، الرقم: ٩٩٥۔

٤٦۔٥١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١١/٥، الرقم: ١٩٧٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٨، الرقم: ٨٩٦٤، ١٠/٢٢٤۔٢٢٥، الرقم: ٢٠٨٠٤، ٢٠٨٠٦، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٢٤٠، ٢٤١، وفي التمهيد، ٢٢/١٩٧۔

ویران زمین میں کسی آدمی کو گاتے ہوئے سنا، تو انہوں نے فرمایا: غنا سوار کا زادِ راہ ہے، یا فرمایا: مسافر کا زادِ راہ ہے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٥٤/٤٧. وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: نِعْمَ زَادُ الرَّاكِبِ الْغِنَاءُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی الله عنه نے فرمایا: مسافر کا بہترین زادِ راہ غنا ہے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٤٨. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْأَرْقَمِ رضی الله عنه رَافِعًا عَقِيرَتَهُ يَتَغَنَّى. قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَا، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ مِمَّنْ رَأَيْتُ وَأَدْرَكْتُ أَرَاهُ قَالَ: كَانَ أَخْشَى ِللهِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ رضی الله عنه. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی الله عنه کو بلند آواز میں گنگناتے ہوئے سنا۔ حضرت عبد اللہ (راوی) نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی، ان لوگوں میں جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جن سے میں ملا ہوں، کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی الله عنه سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٥٦/٤٩. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

بْنِ حَارِثَةَ رضي الله عنه وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى النَّصْبَ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں امام محمد بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی ہے اور وہ سریلی آواز میں گنگنا رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور ابن عبد البر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥٧/ ٥٠. وفي رواية: عَنِ الْعُجَاجِ قَالَ: أَنْشَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه:

طَافَ الْخَيَالَانِ فَهَاجَا تَغَنِّيَا

خَيَالُ خَيَالٍ تُكَنَّى تُكْتَمَا

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: قَدْ كُنَّا نُنْشِدُ مِثْلَ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عجاج روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر سنایا:

’’دو خیال خواب میں آئے اور گنگنانے کے اعتبار سے ان میں اشتعال پیدا ہوگیا، خیال کا خیال سے کنایہ لیا جاتا ہے اور چھپایا جاتا ہے۔‘‘

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس طرح کے اشعار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے، اور ہمیں برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۵۸/۵۱. وفي رواية: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رضي الله عنه زَائِرًا، فَسَمِعَهُ يَتَغَنَّى. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں گنگناتے ہوئے سنا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۵۹/۵۲. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه شَاعِرًا وَكَانَ عُمَرُ رضي الله عنه شَاعِرًا وَكَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه شَاعِرًا. وفي رواية: وَكَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه أَشْعَرُ الثَّلَاثَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’امام شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم شاعر تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تینوں احباب میں بڑھ کر شاعر تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۶۰/۵۳. عَنْ أَبِي الضُّحَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه اسْتَنْشَدَ مَعْدِيكَرِبَ

---

۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٢٨، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٦، الرقم: ٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٥٢٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٢٢٥، الرقم: ١٩٩٩۔

۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٣٠، ٧/٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٥، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٨، الرقم: ٣٦٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦/٥٧۔

فَأَنْشَدَهُ وَقَالَ: مَا اسْتَنْشَدْتُ فِي الْإِسْلَامِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو ضحیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدیکرب رضی اللہ عنہ کو شعر سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کو شعر سنایا اور حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سنانے کے لئے نہیں کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

١٦١/٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحَكِيمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض اوقات شاعر حکمت پر مبنی کلمہ کہہ دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٢/٥٥. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ، فَكُنْتُ أُنْشِدُهُ الشِّعْرَ، وَهُوَ يَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

---

٥٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٣١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٨، الرقم: ٣٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

٥٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٣٦، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٢، الرقم: ٣٧٤۔

کے ساتھ چلا کرتا تھا، جبکہ ہم عرفات کی طرف جا رہے ہوتے، تو میں انہیں شعر سناتا جاتا تھا اور وہ میرے لئے شعر کی ابتدا کرتے تھے (پھر میں اسے مکمل طور پر سناتا)۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۶۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام محمد بن سیرین، حضرت کثیر بن افلح رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہماری آخری مجلس وہ تھی جس میں ہم حضرت زید بن ثابت رضی الله عنه کے ساتھ بیٹھے اور ایک دوسرے کو شعر سنائے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

۵۷/۱۶۴. عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى رضی الله عنه أَنْشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی الله عنه نے مسجد میں شعر پڑھا جبکہ موذن اقامت کہہ رہا تھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبری نے روایت کیا ہے۔

---

۵۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۵، الرقم: ۲۶۰۳۸، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۵۳، الرقم: ۳۷۶۔

۵۷-۵۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰۴۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۶۰، الرقم: ۹۹۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۹/۴۱۵۔

١٦٥/٥٨. وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ﷺ كَانَ يُنْشِدُ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَحَدَّثَهُمْ بِهِ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’اور ایک روایت میں ہے حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان ﷺ مسجد میں شعر سناتے تھے، انہوں نے یہ بات یمن میں بیان کی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/٥٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ ﷺ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَتَرَنَّمَ عُمَرُ ﷺ بِبَيْتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: لَيْسَ مَعَهُ عِرَاقِيٌّ غَيْرُهُ غَيْرُكَ فَلْيَقُلْهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاسْتَحْيَا عُمَرُ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، وَضَرَبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى انْقَطَعَتْ مِنَ الْمَوْكِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر ﷺ کے ساتھ ان کے دورِ خلافت میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہے تھے، اور ان ﷺ کے ساتھ انصار و مہاجرین بھی تھے، پس حضرت عمر ﷺ نے ایک شعر گنگنایا، تو اہلِ عراق میں سے ایک شخص نے ان ﷺ سے کہا کہ اس کے ساتھ آپ کے اور اس کے علاوہ کوئی عراقی نہیں ہے، پس اے امیر المومنین! اسے چاہئے کہ وہ اسے کہے، حضرت عمر ﷺ کو اس سے حیا آئی، انہوں نے اپنی سواری کو ٹھوکر ماری، یہاں تک وفد سے الگ ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

٥٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٩٦٦۔

١٦٧/٦٠. عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: فَسِرْنَا فِي رَكْبٍ، فِيهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضي الله عنهما قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ غَنِّنَا مِنْ شِعْرِ ضِرَارٍ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: دَعُوا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَتَغَنَّى مِنْ بُنَيَّاتِ فُؤَادِهِ، يَعْنِي مِنْ شِعْرِهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُغَنِّيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحَرُ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: ارْفَعْ لِسَانَکَ يَا خَوَاتُ، فَقَدْ أَسْحَرْنَا ...... قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ وَأَبُو عُبَيْدَةُ فَمَا زِلْنَا كَذٰلِکَ حَتَّى صَلَّيْنَا الْفَجْرَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک قافلہ کے ساتھ چلے جس میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں ضرار کے اشعار میں سے کچھ سناؤ، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ کو اپنے اشعار سنانے دو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں طلوع فجر تک شعر سناتا رہا، پس جب سحر کا وقت تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خوات! اپنی آواز بلند کرو کیونکہ ہم نے صبح کر لی ہے......راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ وہاں سے دور چلے گئے، اور ہم اسی طرح ایک دوسرے سے شعر سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ ہم نے فجر کی نماز ادا کی۔‘‘

---

٦٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٩٦٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٥٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥/٤٨٣، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٣٤٧۔

اس حدیث کو امام بیہقی، ابن عبد البر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦٨/٦١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَجْلِسٍ جَالَسْنَا فِيهِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی الله عنه مَجْلِسٌ تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت محمد بن کثیر بن افلح رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ آخری بار جب ہم نے حضرت زید بن ثابت رضی الله عنہ کے ساتھ مجلس کی تو وہ ایسی مجلس تھی جس میں ہم نے ایک دوسرے کو اشعار سنائے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**١٦٩/٦٢. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُعَرَاءُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله وسلم عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی الله عنهم. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.**

''اور ایک روایت میں امام محمد بن سیرین رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے شعراء صحابہ کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک رضی الله عنہم شامل تھے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٧٠/٦٣. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله

---

**٦١-٦٢:** أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠-٢٤١، الرقم: ٢٠٩٠٩-٢٠٩١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣، ٥٠/١٩٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥٢٥.

**٦٣:** أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٠، وابن جبير في حديث المصيصي لوين، ١/٥٢، الرقم: ٢٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٢١٦، والذهبي في سير

عنهما: قَدْ قَدِمَ حَسَّانُ اللَّعِيْنُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: مَا هُوَ بِلَعِيْنٍ، قَدْ جَاهَدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ جُبَيْرٍ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ (معاذ اللہ) حسان لعین آیا ہے، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ لعین نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور ابن جبیر نے روایت کیا ہے۔

------- أعلام النبلاء، ٢/ ٥١٨۔

www.MinhajBooks.com

# بَابٌ فِيمَنْ أَنْشَدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ

## ﴿نعت خواں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین اور اُن کی فضیلت کا بیان﴾

١٠٨/١. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ ... وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ○﴾ [النور، ٢٤:١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى. قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ١٩٣٤/٤، الرقم: ٢٤٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٨/١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٥/٢٣، الرقم: ١٧٥۔

’’حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضي الله عنها کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآنحالیکہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

’’وہ پاکیزہ اور دانش مند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے
وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔‘‘

حضرت عائشہ رضي الله عنها نے ان سے (اَز راہِ تفنناً) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے۔ مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ’’اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔‘‘ حضرت عائشہ رضي الله عنها نے فرمایا: اندھے پن سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/١٠٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ**

٢-٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ٥/١٤٠، الرقم: ٢٨٥٠، وفي الشمائل المحمدية، ١/٢٠٤، الرقم: ٢٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٩١، الرقم: ٢٠٨٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٩٦، الرقم: ٥٧٨١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤٦، الرقم: ٧٤٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٢٠، الرقم: ٧٠٣١، وفي المعجم الكبير، ٢/٢٢٩، الرقم: ١٩٤٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩٠٦-٢٠٩٠٧.

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ، وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ (وفي رواية: فَلَا يَنْهَاهُمْ) فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو (۱۰۰) سے زائد نشستوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ان نشستوں میں اکثر اوقات زمانہ جاہلیت کے امور کا تذکرہ ہوتا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش بیٹھے حاضرین مجلس کی باتیں سنتے (جبکہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو کبھی منع نہ فرماتے) اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳/۱۱۰. وفي رواية: عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ، قَلِيْلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ عِنْدَهُ الشِّعْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُوْرِهِمْ فَيَضْحَكُوْنَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل خاموشی والے، کم ہنسنے والے تھے اور صحابہ کرام

آپ ﷺ کے پاس اشعار اور بعض اپنے امور بیان کرتے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے اور بعض اوقات صرف تبسم فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴/۱۱۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۱۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما فِي عُرْسٍ، وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ، فَقُلْتُ:

---

**۴:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ۴/۳۰۴، الرقم: ۵۰۱۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/۵۴۸، الرقم: ۴۴۲، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۱۶۹۔

**۵-۶:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: اللهو والغناء عند العرس، ۶/۱۳۵، الرقم: ۳۳۸۳، وفي السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم: ۵۵۶۵،

أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا. وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا، جہاں قریظہ بن کعب اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں (ہبو کی چھوٹی) لڑکیاں گا رہی تھیں، میں نے ان (صحابہ) سے عرض کیا: آپ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور اہلِ بدر میں سے ہیں اور آپ کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے۔ تو وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے، کلام میں اگر حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ منع نہیں ہے)۔''

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٦/١١٣. وفي رواية عنه قال: دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ وَذَكَرَ ثَالِثًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: ذَهَبَ عَلِيٌّ وَجَوَارِي يَضْرِبْنَ

------- والحاكم في المستدرك، ٢/٢٠١، الرقم: ٢٧٥١ـ ٢٧٥٢، والطيالسي في المسند، ١/١٦٩، الرقم: ١٢٢١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٨٩، الرقم: ١٤٤٦٩ـ ١٤٤٧٠، والعسقلاني في المطالب العالية، ٨/٣٧١، الرقم: ١٦٨٠ـ

**بِالدُّفِّ وَيُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ: تُقِرُّوْنَ عَلَى هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالُوْا: إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْعُرُسَاتِ وَالنِّيَاحَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’اور عامر بن سعد سے ہی مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما اور ایک اور شخص کا نام لیا ان کے پاس گیا، عبدالملک نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے درآنحالیکہ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں، پس میں نے کہا: تم اس چیز کو جائز قرار دیتے ہو، حالانکہ تم اصحاب محمد ﷺ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں شادیوں اور مصیبت میں نوحہ کرنے کے لئے اس چیز کی اجازت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٧/١١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ:**

---

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله سبحانه وتعالى، ٢/٩٣٤، الرقم: ٢٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٦، وفي كتاب الأدب، ١/٣٨٠، الرقم: ٤١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٠، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦١٢-٦١٣، الرقم: ٢٥٨، وإسناده حسن، وابن منصور في السنن، ٢/٣٤٠، الرقم: ٢٨٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٤، الرقم: ١٨٢٥٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٨٩٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٥۔

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ

أَحْلِفُ بِاللهِ لَتَنْزِلِنَّهُ

طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرِهَنَّهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں موجود تھا، تو میں نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

''اے نفس! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم تجھے ضرور جنت میں جانا ہوگا، چاہے خوشی کے ساتھ جائے یا بغیر خوشی کے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کو ابن ماجہ ابی شیبہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے نقل کیا ہے۔

۸/۱۱۵. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ.

۹/۱۱۶. وفي رواية: يَهْجُو عَلَيْهِ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِينَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

---

**٨-٩:** أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٨٤، الرقم: ٦٤٨، وابن عدي في الكامل، ٤/٢٧٤، الرقم: ١١٠٦، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/٢١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣٠٠، الرقم: ٤٩١٣۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’(اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی، ابن شاہین اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

**۱۱۷/ ۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ، فَأَتَى عَبْدَ اللهِ الزُّبَيْرَ رضي الله عنهما وَهُوَ جَالِسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَنْشَدَهُ فِي الْمَسْجِدِ.**

**حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيقَ لَمَّا وَلَّيْتَنَا**
**وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوقَ فَارْتَاحَ مَعْدُومُ**
**وَسَوَّيْتَ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَقِّ فَاسْتَوَوْا**
**فَعَادَ صَبَاحًا حَالِكَ اللَّوْنِ مُظْلَمُ**

---

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/ ۳٦٤، الرقم: ۹۳۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ٦٧٣، الرقم: ۹۸۹، والفاكهي في أخبار مكة، ۱/ ۳۰۸، الرقم: ٦۳٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ۱٥۱۸، وابن ماكولا في الإكمال، ۱/ ٤۸۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/ ۱۹۰۔ ۱۹۲، والعسقلاني في المطالب العالية، ۹/ ٦۰٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۲٥۔

فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِلَيْکَ أَبَا لَيْلَى فَإِنَّ الشِّعْرَ أَهْوَنُ وَسَائِلِکَ عِنْدَنَا أَمَّا صَفْوَةُ مَالِنَا فَلِآلِ الزُّبَيْرِ وَأَمَّا عَفْوَتُهُ فَإِنَّ بَنِي أَسَدٍ يُشْغِلُهَا عَنْکَ وَتَمِيمًا وَلَکِنْ لَکَ فِي مَالِ اللهِ حَقَّانِ حَقٌّ لِرُؤْيَتِکَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَقٌّ لِشِرْکَتِکَ أَهْلَ الإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَأُدْخِلَ دَارَ النِّعَمِ وَأُمِرَ لَهُ بِقَلَائِصَ سَبْعٍ وَجَمَلٍ وَخَيِّلٍ وَأُوْقِرَ لَهُ الرِّکَابُ بُرًّا وَتَمْرًا ...... الحديث.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْفَاکِهِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت نابغہ بنی جعدہ رضی اللہ عنہ (حضور نبی اکرم ﷺ کے نعت خواں صحابی) پر ایک ایسا سال بیتا جس میں انہیں سخت قحط پڑ گیا تو وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مدینہ منورہ تشریف لائے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو انہوں نے وہیں مسجد میں ہی انہیں اشعار سنانا شروع کر دیئے:

’’جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی حضرت ابو بکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم (جیسی اصطلاحات و سخاوت کر کے) ان کی حکایات دہرا دیں (یعنی آپ کی سخاوت کے واقعات بھی ان کی طرح زبان زدِ عام ہیں) ایسی (سخاوت کی) حکایات جس سے تنگدست و مفلس انسان راحت محسوس کرے۔ اور آپ نے بھی لوگوں کو (ان کی طرح ہی قوتِ) حق کے ساتھ سیدھا کیا تو وہ بالکل سیدھے ہوگئے، اور دکھوں اور غموں کا مارا سیاہ رنگت والا شخص (خوشحالی اور فرحت سے) روشن چہرے والا ہوگیا۔‘‘

تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ! تمہارے لئے ہم تک پہنچنے کے لئے (شانِ مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار آسان مزین ذریعہ ہے۔ رہا ہمارے

مال کا خالص حصہ تو وہ آل زبیر کے لئے ہے، اور اس کا باقی ماندہ حصہ تو وہ بنو اسد اور تمیم لے جاتے ہیں، لیکن تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے مال میں دو حق ہیں، ایک حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے کا حق (یعنی شرفِ صحابیت) اور دوسرا اہلِ اسلام میں شریک ہونے کا حق، پھر انہوں نے حکم دیا تو آپ کو بیت المال میں داخل کر دیا گیا، اور آپ کے لئے سات اونٹنیاں، گندم اور کھجوروں سے لدی ہوئی سواریاں عطا کیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، طبری اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

**١١٨/١١.  عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ** عليه الرحمة **قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

**١١٩/١٢.** وفي رواية: **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ، فَيَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم بسا اوقات حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام کے ساتھ نشست برپا کرتے تھے اور وہ اکثر شعر و شاعری میں مصروف ہوتے اس دوران کچھ جاہلیت کی زمانہ کی باتیں بھی بسبیل تذکرہ چھڑ جاتیں (جس سے ہم سب محظوظ ہوتے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

**١١-١٢:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، ٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٢٣، ٢٦٠٦١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٠، الرقم: ٣٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩١٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، پس وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور زمانہ جاہلیت کی باتوں کا بھی تذکرہ چھڑ جاتا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٠/١٣. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُنْحَرِفِيْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِيْنَ، وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيْدُ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيءٍ مِنْ دِيْنِهِ دَارَتْ حَمَالِيْقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُوْنٌ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب باوفا تھے اور وہ کبھی بھی اپنے دین سے منحرف نہ ہوئے اور نہ ہی ان میں کوئی سستی یا کاہلی پائی جاتی تھی بلکہ وہ اکثر اوقات اپنی مجالس میں شاعری کرتے اور جاہلیت کے امور کا بھی تذکرہ کرتے اور جب ان کے (آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) دین کو کوئی برا بھلا کہتا تو وہ برہم ہوجاتے اور اس برہمی کا اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا اور غصہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیاں گھومنے لگتیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند حسن کے ساتھ اور بخاری نے 'الأدب

١٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٦٠٥٨، ٧/١٥٨، الرقم: ٣٤٩٥٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٩٥، الرقم: ٥٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٤/١٢١. عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلاَ أُنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لَا تُنْشِدْنِي إِلَّا حَسَنًا فَأَنْشَدَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت خالد بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس حضرت ایاس بن خیثمہ آئے اور عرض کیا: اے ابن فاروق! کیا میں آپ کو اپنا (شاعرانہ) کلام نہ سناؤں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لیکن مجھے اچھے کلام (شاعری) کے علاوہ نہ سنانا سو ایاس بن خیثمہ نے انہیں (حمد و نعت پر مشتمل) عمدہ کلام سنایا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٥/١٢٢. وفي رواية: أَتَى ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما شَاعِرٌ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شاعر آیا تو آپ نے (بہترین کلام سنانے پر) اسے دو درہم انعام عطا فرمائے۔''

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

---

١٤ـ١٥: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٧، الرقم: ٨٥٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠ـ

١٢٣/١٦. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عليه الرحمة قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَعَلَّهُمْ لَا يَذْكُرُوْنَ إِلَّا الشِّعْرَ حَتَّى يَتفرَّقُوْا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی محافل میں بیٹھا کرتا تھا تو جب تک مجلس برخاست نہ ہو جاتی حاضرین مجلس ماسوائے شعر کے شاید ہی کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢٤/١٧. عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَتَى عُمَرَ ﷺ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدُکَ فَاسْتَنْشَدَهُ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُ وَذَكَرَ مُحَمَّدًا ﷺ فِي شِعْرِهِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ بِمَا صَبَرَ. فَقَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ ﷺ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ: ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيْعًا وَعُمَرَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت خیثمہ سے روایت ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ کے پاس ایک شاعر آیا اور آپ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا: میں آپ کو شعر سنانے کی درخواست کرتا ہو چنانچہ اس نے شعر سنانا شروع کیا اور اس ضمن میں اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا

١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٢٧، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٠، الرقم: ٣٨٧۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١٤٦، الرقم: ١٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢٥، وفي كتاب الأدب، ١/٣٦٢، الرقم: ٣٨٩۔

ذکر کیا اور کہنے لگا:

’’کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ پر رحمت فرمائے کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں مصیبتوں پر صبر کیا۔‘‘

’’حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقیقتاً آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (پھر شاعر نے کہا:) اس کے بعد ان کے رفیق غار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بلکہ سب جاں نثارانِ مصطفیٰ ﷺ کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو (یعنی تمام صحابہ منشاءِ الٰہی پر ہی راضی رہتے تھے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۲۵/ ۱۸. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَلْقَي الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَرَنَّمَ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: اذْكُرُ اللهَ أَيْ أَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا. فَقَالَ: أَيْ أَنَسُ، أَتَرَانِي أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي، وَقَدْ قَتَلْتُ مِئَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مُبَارَزَةً سِوَى مَنْ شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ.**

---

**۱۸-۱۹:** أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٢٣٣، الرقم: ٩٤٦٩، ١١/ ٦، الرقم: ١٩٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/ ٢١٢، ٤٦٧، الرقم: ١٩٣٩٩، ٢٦٠٢٦، وفي كتاب الأدب، ١/ ٣٦٢، الرقم: ٣٩٠، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٣٣٠، الرقم: ٥٢٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٦٩١-٦٩٢، ٢/ ٢٦-٢٧، الرقم: ١١٧٨-١١٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٣٥٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/ ١٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/ ١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٣٢٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/ ١٩٨۔

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ چت لیٹے ہوتے تھے پھر کچھ گنگنانے لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو یاد کیجئے، تو اس پر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: اے انس، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر (لیٹے لیٹے بیماری کی حالت میں ہی) موت کے حوالے ہو جاؤں، حالانکہ میں نے دورانِ جہاد تقریباً سو افراد مشرکین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا ہے ماسوائے چند جنگوں کے جب میں نے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر (جہاد میں انہیں) قتل کیا۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢٦/١٩. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ الْبَرَاءِ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى يتغنى (وفي رواية: هُوَ يَتَغَنَّى وَيُرَنِّمُ قَوْسَهُ. وفي رواية: وَهُوَ يَقُوْلُ الشِّعْرَ) فَنَهَاهُ فَقَالَ: أَتَرْهَبُ أَنْ أَمُوْتَ عَلَى فِرَاشِي وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةٍ مِنَ الْكُفَّارِ سِوَى مَنْ شَرَكَنِي فِيهِ النَّاسُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآنحالیکہ وہ چت لیٹے، اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے گنگنا رہے تھے (ایک روایت میں ہے کہ گنگناتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی کمان بھی بجا رہے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ شعر پڑھ رہے تھے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں منع

کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر ہی (بیماری سے) مرجاؤں حالانکہ میں نے خود سو کفار کو (دورانِ جہاد) قتل کیا، وہ قتل اس کے علاوہ ہیں جو میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ (اجتماعی طور پر شامل جہاد) ہو کر کیے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٢٧/ ٢٠. عَنْ عُرْوَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جو کہ علمِ شعر، علم الفرائض (یعنی علم المیراث) اور اسی طرح علم فقہ کا بھی ماہر ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٨/ ٢١. وفي رواية: عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: تَرَكْتُهَا يَعْنِي عَائِشَةَ رضي الله عنها قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ**

---

**٢٠-٢١:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٦/٥، الرقم: ٢٦٠٤٨، وفي كتاب الأدب، ٣٦٥/١، الرقم: ٣٩٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٩/٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٨٨٣/٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٣٤/٣٥، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ٢٨/١، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣٢/٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٦٣/١٢، وفي الإصابة، ١٨/٨۔

بِكِتَابِ اللهِ وَلَا بِسُنَّةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’اور ایک روایت میں حضرت ہشام (بن عروہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت عروہ رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو ان کی وفات سے تین سال قبل اس حال میں چھوڑا تھا کہ میں نے کتاب اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت، علم اشعار اور علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲۹/ ۲۲. عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ شِعْرًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سے کوئی چیز پوچھی جاتی، تو وہ اس (کی تشریح اور وضاحت کے لئے) عربوں کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱۳۰/ ۲۳. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ

---

**۲۲-۲۵:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/ ۲۷۶، الرقم: ۲۶۰۴۹، وفي كتاب الأدب، ۱/ ۳۶۶، الرقم: ۳۹۶، والحاكم في المستدرك، ۲/ ۵۴۲، الرقم: ۳۸۴۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ۶۷۸، الرقم: ۹۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/ ۲۴۱، الرقم: ۲۰۹۱۳، وفي شعب الإيمان، ۲/ ۲۵۸، الرقم: ۱۶۸۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۸/ ۲۵۴۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وجل: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ٦٨:٤٢] قَالَ: إِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَابْتَغُوْهُ فِي الشِّعْرِ فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ......الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور جس دن ساق (یعنی اَحوالِ قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا؟'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن کریم میں سے کوئی چیز تم پر واضح نہ ہو رہی ہو تو تم اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے......الحدیث۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲٤/۱۳۱. وفي رواية: عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَفْسِيْرُهُ، فَلْيَلْتَمِسْهُ فِي الشِّعْرِ، فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ.

''اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرآن کریم میں سے کوئی چیز پڑھے، اور اس کی تفسیر نہ جان سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرے، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے......الحدیث۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہی درست ہے۔

۲٥/۱۳۲. وفي رواية: عَنِ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ (يعني ابن عبّاس رضي الله

عنهما) كَانَ يَرْوِي الشِّعْرَ وَيَسْتَخْرِجُ الآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ يَرْوِي شِعْرًا حَسَنًا فِيهِ هَجَاءٌ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) شعر روایت کرتے تھے، اور قرآن کریم سے آیات کا استخراج کرتے تھے، اور آپ عمدہ شعر روایت کرتے تھے، جس میں (حمد و نعت کے ساتھ ساتھ کفار و مشرکین کی) ہجو بھی ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۳۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرٍ أَحْسَنَ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ رضي الله عنه وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهِ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلُهُ لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

أَتَشْتِمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ
فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ

**۲۶:** أخرجه الطبري في جامع البيان، ۱۸/۸۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۲۷٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/۱٥۸، والمزي في تهذيب الكمال، ۳٥/۳۹۔

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ
وَيَجْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدَّلَّاءُ

فَقِيلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَيْسَ هَذَا لَغْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّغْوُ مَا قِيلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا کہ جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لئے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو کہ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

’’تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو (سبُّ و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کی مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کہ تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخِ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اِس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محو رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں کر سکے گی۔‘‘

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطور تغزل کہی جاتی ہیں۔ (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۳۴. عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا (يعني ابن سيرين) وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الدَّقِيْقِ ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ نَحْوَهُ.

’’حضرت ہشام سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک سائل نے جو کہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا ان سے سوال کیا کہ جو شخص مسجد میں شعر گنگناتا ہے کیا وہ شخص (نماز پڑھنے سے پہلے دوبارہ) وضو کرے؟ تو راوی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین نے (اس شخص کو مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی وقت) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں سے کچھ (نہایت عمدہ اور) معنی خیز شعر سنائے پھر (بغیر دوبارہ وضو کئے) نماز کا آغاز فوراً کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۲۸/۱۳۵. وفي رواية: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

---

**۲۷-۲۸:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۹، الرقم: ۲٦۰٦٤، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۸۰، الرقم: ٤۱۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۲۷۵، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/۱٤۹، الرقم: ۹۲۔

سِيْرِيْنَ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أُخْتِهِ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ: يَا خَالِي، أَنِّي سَمِعْتُ نَاسًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشِّعْرَ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ قَالَ: فَأَنْشَدَ مُحَمَّدٌ عَشَرَةَ أَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه مِنْ هَجَائِهِ ثُمَّ كَبَّرَ مُحَمَّدٌ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''اور ایک روایت میں حضرت جریر بن حازم علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لائے، تو ان کے بھانجے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ان سے دریافت کیا: ماموں جان! میں نے لوگوں کو مسجد میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ شعر کہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے (یعنی امام ابن سیرین نے بھانجے کو مسئلہ سمجھانے کے لئے پہلے) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے وہ دس اشعار پڑھے جو انہوں نے (نعت مصطفیٰ ﷺ میں اور) کفار و مشرکین کی ہجو میں کہے تھے، پھر انہوں نے (بغیر نیا وضو کیے) نماز کے لیے تکبیر کہی (اور نماز پڑھنا شروع کردی)۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٢٩/١٣٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَقْضِي:

www.MinhajBooks.com

**٢٩:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وفي كتاب الأدب، ١/٣٨١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضي الله عنه، ١/٩١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/١٥٨۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

رَبِيْعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: ذَاكَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان شعار کے بارے) فیصلہ فرماتے تھے:

وہ گورے (مکھڑے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔

پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٣٧/ ٣٠. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مُحْرِمِيْنَ.

**٣٠-٣٤:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨١، الرقم: ٢٦٠٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩٠٨، والفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦-٣٠٧، الرقم: ٦٣٢-٦٣٣، وابن جبير في حديث المصيصي لوين، ١/٥٢، الرقم: ٢٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٩٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٧/٥٠، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٠/٤٢٦.

شَكَّ إِبْرَاهِيمُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس یا اس کے ارد گرد ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے اور شاید انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حالت احرام میں تھے ابراہیم راوی کو شک گزرا ہے (کہ آپ نے ایسا کہا تھا یا نہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۸/ ۳۱. وفي رواية: عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’اور ایک روایت میں حضرت سفیان ایک (ثقہ) آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اشعار پڑھتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳۹/ ۳۲. وفي رواية: عَنْ أُمِّ خِدَاشٍ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهم، قَالَ عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ: وَأَنَا أَشُكُّ فِي أَحَدِ هَذَيْنِ: ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الطَّوَافِ، وَيَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت اُمّ خِداش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی۔ (راوی) عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان دونوں یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت

ابو ہریرہ ﷛ میں کسی کی ایک کے بارے میں شک گزرا (کہ انہوں نے کس کا نام لیا تھا)، وہ سب دورانِ طواف میں آپس میں بات چیت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

١٤٠/ ٣٣. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ.

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام حالتِ طواف میں بھی ایک دوسرے کو (شانِ مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل) اشعار سناتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام فاکہی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

١٤١/ ٣٤. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِي الطَّوَافِ، فَتَذَاكَرُوْا حَسَّانَ ﷛، فَوَقَعُوْا فِيْهِ فَنَهَتْهُمْ عَنْهُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يَقُوْلُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

رَوَاهُ ابْنُ جُبَيْرٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

’’اور ایک روایت میں محمد بن سائب بن برکہ ﷛اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کے دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی کہ بعض لوگوں نے حضرت حسان ﷛ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کو حضرت حسان ﷛ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا وہ (یعنی حضرت حسان ﷛) نہیں ہیں جو (اپنے اشعار میں) یہ کہتے رہے ہیں:

’’تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو میں ان کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کام کا اجر و ثواب ہے، اور بے شک میرے والد، اور والدہ اور میری عزت، تم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت کو بچانے کے لئے ڈھال ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن جبیر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس کے علاوہ ابن عساکر اور مزی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

**۱٤۲/۳٥. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَائِشَةَ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ ...... فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاجِيْرِ، وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُوْلُوْنَ:**

**طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا**
**مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ**

**۳٥:** أخرجه ابن حبان في الثقات، ۱/۱۳۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۱٤/۸۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲٦۱، ۸/۱۲۹، والعيني في عمدة القاري، ۱۷/٦۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۱/٤۸۰۔

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ لِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرَحًا بِذَلِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ...... تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا جبکہ (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

’’ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرۂ والضحیٰ ﷺ) طلوع ہوگیا، اور ہم پر اس وقت تک شکر واجب ہوگیا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے۔ (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔‘‘

’’اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلاتِ حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں، ابن عبد البر، عسقلانی اور محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/٣٦. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيْهِ شِعْرًا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے بصرہ تک کے سفر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا پس کوئی دن ایسا نہ گزرا جس میں انہوں نے ہمیں کوئی شعر نہ سنایا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی شیبہ، بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں، اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤٤/٣٧. وفي رواية عنه قال: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَ يُنْشِدُنِي كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ الشِّعْرَ كَلَامٌ وَإِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ بصرہ سے مکہ تک میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا اور آپ مجھے ہر روز شعر سناتے تھے، پھر مجھے

---

**٣٦-٣٧:** أخرجه الطبرى في تهذيب الآثار، ٦٣٨/٢، الرقم: ٩٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٥/٥، الرقم: ٢٦٠٣٧، وفي كتاب الأدب، ٣٥٢/١، الرقم: ٣٧٥، والبخاري في الأدب المفرد، ٣٠٥/١، الرقم: ٨٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٦/١٨، الرقم: ٢٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٠/١٠، الرقم: ٢٠٩١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٠/٨۔

فرماتے: ’’بے شک شعر کلام ہوتا ہے، اور بے شک کلام حق بھی ہوتا ہے اور باطل بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤٥/٣٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ.

إِلَيْکَ تَغْدُوْ قَلِقًا وَضِيْنُهَا
مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِيْنُهَا
مُخَالِفًا دِيْنَ النَّصَارَى دِيْنُهَا

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

’’اور وہ دبلی پتلی اونٹنی تیزی سے تیری طرف دوڑتی ہے، درآنحالیکہ اس کا بچہ اس کے پیٹ میں نمایاں ہے، اور اس کا دین عیسائیوں کے دین کے خلاف ہے۔‘‘

(اس کے دین سے مراد شاعر کا اپنا دین ہے، کیونکہ اونٹنی کا کوئی دین نہیں ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٦/٣٩. عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلِ لَبِيْدٍ:

www.MinhajBooks.com

---

٣٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٤١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٥، الرقم: ٣٧٩۔

٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٤٠، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٤، الرقم: ٣٧٨، والخطابي في العزلة، ١/٦٩، وفي غريب الحديث، ٢/٥٨٦۔

ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ
وَبَقِيْتُ فِي خَلْفٍ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ

يَتَأَكَّلُوْنَ مُشِيْحَةً وَخِيَانَةً
وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْغَبِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکثر لبید بن ربیعہ (عرب شاعر) کے یہ دو اشعار پڑھا کرتی تھیں:

''وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے تلے جیا جاتا تھا، اور میں خارش زدہ شخص کی جلد کی طرح باقی رہ گیا، وہ احتیاط اور خیانت کرنے کے باوجود بوسیدہ ہوتے جا رہے ہیں، اور اُن کے قائل کو عیب لگایا جاتا ہے، اگرچہ وہ فتنہ وفساد پھیلانے والا نہ ہی ہو۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**١٤٧/ ٤٠. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَسْتَنْشِدُنِي الشِّعْرَ فَأَقُوْلُ لَهُ: أُنْشِدُکَ بَيْتًا وَتُحَدِّثُنِي بِحَدِيْثٍ.**

www.MinhajBooks.com

٤٠: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/ ٦٨٠، الرقم: ٩٩٩، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/ ٢٧١، الرقم: ٣٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/ ١٥٤، والتميمي في أدب الإملاء والاستملاء، ١/ ٧١، والرامهرمزي في المحدث الفاصل، ١/ ٥٩٣، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ١/ ١٩٦، وفي سير أعلام النبلاء، ٧/ ٢١٢۔

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ شعر سنا کرتے تھے تو میں اُن سے عرض کیا کرتا کہ میں آپ کو شعر سناؤں گا اور آپ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٤٨ / ٤١. عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عليه الرحمة يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَغُلَامُهُ يَقُوْلُ: ’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ‘‘ فَيَقُوْلُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَى الشِّعْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت ابو عریان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ علیہ الرحمہ کو شعر پڑھتے ہوئے سنا جبکہ ان کا غلام (ان کے اشعار سُن کر فرحت و مسرت سے) کہہ رہا تھا: (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ) تو ابن ابی ملیکہ بھی یہی کہتے جا رہے تھے پھر اپنے اشعار سنانے لگے۔‘‘

اسے امام طبری نے بیان کیا ہے۔

١٤٩ / ٤٢. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ أَنْشَدَ شَابًّا شِعْرًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: تُنْشِدُهُ قَالَ: إِنَّهُ عَرُوْسٌ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت قتادہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن سیرین

---

٤١: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٧٨، الرقم: ٩٩٣۔

٤٢: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٨٠، الرقم: ٩٩٨۔

علیه الرحمه کو ایک نوجوان کو شعر سناتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا: آپ اس نوجوان کو شعر سنا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ ایک دولہا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

**۱۵۰/۴۳. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ رضی الله عنه إِذَا كَانَ لَهُ إِلَى عَامِلٍ حَاجَةٌ مَدَحَهُ بِبَيْتَيْنِ فَقَضَى حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.**

حضرت شعبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سماک بن حرب رضی الله عنه کو جب کسی (ایماندار) عامل سے کوئی حاجت ہوتی تو آپ دو شعروں سے اس کی تعریف کر دیتے تھے بس وہ آپ کی حاجت پوری کر دیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

**۱۵۱/۴۴. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ أَرَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ وَمَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ رضي الله عنهما يُنْشِدَانِ الشِّعْرَ عِنْدَ الإِقَامَةِ وَهُمَا قَاعِدَانِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.**

’’امام شعبہ علیه الرحمه سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبد الملک بن عمیر اور حضرت معبد بن خالد رضی الله عنهما کو اقامتِ نماز کے وقت شعر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نمازِ فجر سے پہلے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

---

**۴۳:** أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ۶۸۰، الرقم: ۱۰۰۰۔

**۴۴:** أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ۶۷۹، الرقم: ۹۹۷۔

١٥٢/٤٥. عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ شُعْبَةَ عليه الرحمة قُلْتُ: مَا تَرَى فِي الشِّعْرِ الرَّقِيْقِ؟ قَالَ: أَنْشَدَنِي ابْنُ عَوْنٍ شِعْرًا رَقِيْقًا. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي قَتَادَةُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَإِذَا هُوَ يُكَتِّبُ رَجُلًا شِعْرًا رَقِيْقًا. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''امام حجاج بن محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا اور پوچھا کہ حضرت آپ شفاف اور اچھے (یعنی حمد و نعت پر مشتمل) شعر کو کیسے دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن عون نے مجھے بہت شفاف اور با معنی شعر سنایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت قتادہ نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ امام ابن سیرین علیہ الرحمہ کے پاس گئے جبکہ وہ جیل میں تھے تو کیا دیکھا کہ وہ ایک آدمی کو شعر رقیق (یعنی دل کو نرم کر دینے والے اشعار) لکھوا رہے تھے۔''

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٤٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ رَجُلًا يَتَغَنَّى بِفُلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: اَلْغِنَاءُ مِنْ زَادِ الرَّاكِبِ أَوْقَالَ: مِنْ زَادِ الْمُسَافِرِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کسی

---

٤٥: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٦٧٨/٢، الرقم: ٩٩٥۔

٤٦۔٥١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/١١، الرقم: ١٩٧٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٨/٥، الرقم: ٨٩٦٤، ٢٢٤/١٠۔٢٢٥، الرقم: ٢٠٨٠٤، ٢٠٨٠٦، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢٤٠/٨، ٢٤١، وفي التمهيد، ١٩٧/٢٢۔

ویران زمین میں کسی آدمی کو گاتے ہوئے سنا، تو انہوں نے فرمایا: غنا سوار کا زادِ راہ ہے، یا فرمایا: مسافر کا زادِ راہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

**۴۷/۱۵۴. وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نِعْمَ زَادُ الرَّاكِبِ الْغِنَاءُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.**

’’اور ایک روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسافر کا بہترین زادِ راہ غنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

**۴۸/۱۵۵. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْأَرْقَمِ رضی اللہ عنہ رَافِعًا عَقِيرَتَهُ يَتَغَنَّى. قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَا، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ مِمَّنْ رَأَيْتُ وَأَدْرَكْتُ أَرَاهُ قَالَ: كَانَ أَخْشَى لِلّٰهِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.**

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں گنگناتے ہوئے سنا۔ حضرت عبد اللہ (راوی) نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی، ان لوگوں میں جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جن سے میں ملا ہوں، کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

**۴۹/۱۵۶. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ**

بْنِ حَارِثَةَ ﷺ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى النَّصْبَ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں امام محمد بن نوفل ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی ہے اور وہ سریلی آواز میں گنگنا رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور ابن عبد البر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥٧/ ٥٠. وفي رواية: عَنِ الْعُجَاجِ قَالَ: أَنْشَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ:

طَافَ الْخَيَالَانِ فَهَاجَا تَغَنِّيَا
خَيَالُ خَيَالٍ تُكَنَّى تُكْتَمَا

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ: قَدْ كُنَّا نُنْشِدُ مِثْلَ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عجاج روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کو یہ شعر سنایا:

’’دو خیال خواب میں آئے اور گنگنانے کے اعتبار سے ان میں اشتعال پیدا ہوگیا، خیال کا خیال سے کنایہ لیا جاتا ہے اور چھپایا جاتا ہے۔‘‘

تو حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: ہم اس طرح کے اشعار حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے، اور ہمیں برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٥٨/٥١. وفي رواية: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رضي الله عنه زَائِرًا، فَسَمِعَهُ يَتَغَنَّى. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں گنگناتے ہوئے سنا۔''

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٥٩/٥٢. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه شَاعِرًا وَكَانَ عُمَرُ رضي الله عنه شَاعِرًا وَكَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه شَاعِرًا. وفي رواية: وَكَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه أَشْعَرُ الثَّلَاثَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''امام شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم شاعر تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تینوں احباب میں بڑھ کر شاعر تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٦٠/٥٣. عَنْ أَبِي الضُّحَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه اسْتَنْشَدَ مَعَدِيكَرِبَ

---

٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٢٨، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٦، الرقم: ٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٥٢٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٢٢٥، الرقم: ١٩٩٩.

٥٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٣٠، ٧/٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٥، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٨، الرقم: ٣٦٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦/٥٧.

فَأَنْشَدَهُ وَقَالَ: مَا اسْتَنْشَدْتُ فِي الْإِسْلَامِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابوضحیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت معدیکرب رضی اللہ عنہ کو شعر سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کو شعر سنایا اور حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سنانے کے لئے نہیں کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۱۶۱/۵٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحَكِيمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض اوقات شاعر حکمت پر مبنی کلمہ کہہ دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۲/۵۵. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَنَحْنُ مُنْطَلِقُوْنَ إِلَى عَرَفَاتٍ، فَكُنْتُ أُنْشِدُهُ الشِّعْرَ، وَهُوَ يَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

٥٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٤، الرقم: ٢٦٠٣١، وفي كتاب الأدب، ١/٣٤٨، الرقم: ٣٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤٠۔

٥٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٦٠٣٦، وفي كتاب الأدب، ١/٣٥٢، الرقم: ٣٧٤۔

کے ساتھ چلا کرتا تھا، جبکہ ہم عرفات کی طرف جا رہے ہوتے، تو میں انہیں شعر سناتا جاتا تھا اور وہ میرے لئے شعر کی ابتدا کرتے تھے (پھر میں اسے مکمل طور پر سناتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۳/۵۶. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيْهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيْهِ الشِّعْرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام محمد بن سیرین، حضرت کثیر بن افلح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہماری آخری مجلس وہ تھی جس میں ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے اور ایک دوسرے کو شعر سنائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

۱۶۴/۵۷. عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى رضي الله عنه أَنْشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں شعر پڑھا جبکہ موذن اقامت کہہ رہا تھا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبری نے روایت کیا ہے۔

---

۵۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۵، الرقم: ۲۶۰۳۸، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۵۳، الرقم: ۳۷۶۔

۵۷-۵۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰۴۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۶۰، الرقم: ۹۹۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۹/۴۱۵۔

١٦٥/٥٨. وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ﷺ كَانَ يُنْشِدُ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَحَدَّثَهُمْ بِهِ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''اور ایک روایت میں ہے حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان ﷺ مسجد میں شعر سناتے تھے، انہوں نے یہ بات یمن میں بیان کی۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/٥٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ ﷺ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَتَرَنَّمَ عُمَرُ ﷺ بِبَيْتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: لَيْسَ مَعَهُ عِرَاقِيٌّ غَيْرُهُ غَيْرُكَ فَلْيَقُلْهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاسْتَحْيَا عُمَرُ ﷺ مِنْ ذَلِكَ، وَضَرَبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى انْقَطَعَتْ مِنَ الْمَوْكِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر ﷺ کے ساتھ ان کے دور خلافت میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہے تھے، اور ان ﷺ کے ساتھ انصار و مہاجرین بھی تھے، پس حضرت عمر ﷺ نے ایک شعر گنگنایا، تو اہلِ عراق میں سے ایک شخص نے ان ﷺ سے کہا کہ اس کے ساتھ آپ کے اور اس کے علاوہ کوئی عراقی نہیں ہے، پس اے امیر المومنین! اسے چاہئے کہ وہ اسے کہے، حضرت عمر ﷺ کو اس سے حیا آئی، انہوں نے اپنی سواری کو ٹھوکر ماری، یہاں تک وفد سے الگ ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٩٦٦۔

١٦٧/٦٠. عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: فَسِرْنَا فِي رَكْبٍ، فِيهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضي الله عنهما قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ غَنِّنَا مِنْ شِعْرِ ضِرَارٍ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: دَعُوْا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَتَغَنَّى مِنْ بُنَيَاتِ فُؤَادِهِ، يَعْنِي مِنْ شِعْرِهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُغَنِّيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحَرُ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: ارْفَعْ لِسَانَکَ يَا خَوَاتُ، فَقَدْ أَسْحَرْنَا ...... قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ وَأَبُو عُبَيْدَةُ فَمَا زِلْنَا كَذٰلِکَ حَتَّى صَلَّيْنَا الْفَجْرَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک قافلہ کے ساتھ چلے جس میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں ضرار کے اشعار میں سے کچھ سناؤ، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ کو اپنے اشعار سنانے دو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں طلوع فجر تک شعر سناتا رہا، پس جب سحر کا وقت تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خوات! اپنی آواز بلند کرو کیونکہ ہم نے صبح کر لی ہے......راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ وہاں سے دور چلے گئے، اور ہم اسی طرح ایک دوسرے سے شعر سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ ہم نے فجر کی نماز ادا کی۔‘‘

٦٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٩٦٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٥٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥/٤٨٣، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٣٤٧۔

اس حدیث کو امام بیہقی، ابن عبد البر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٨/٦١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَجْلِسٍ جَالَسْنَا فِيهِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ مَجْلِسٌ تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت محمد بن کثیر بن افلح ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آخری بار جب ہم نے حضرت زید بن ثابت ﷺ کے ساتھ مجلس کی تو وہ ایسی مجلس تھی جس میں ہم نے ایک دوسرے کو اشعار سنائے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦٩/٦٢. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُعَرَاءُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''اور ایک روایت میں امام محمد بن سیرین ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے شعراء صحابہ کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک ﷺ شامل تھے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/٦٣. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله

---

**٦١-٦٢:** أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠-٢٤١، الرقم: ٢٠٩٠٩-٢٠٩١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣، ٥٠/١٩٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٥٢٥.

**٦٣:** أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٠، وابن جبير في حديث المصيصي لوين، ١/٥٢، الرقم: ٢٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٢١٦، والذهبي في سير

عنهما: قَدْ قَدِمَ حَسَّانُ اللَّعِيْنُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: مَا هُوَ بِلَعِيْنٍ، قَدْ جَاهَدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ جُبَيْرٍ.

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ (معاذ اللہ) حسان لعین آیا ہے، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ لعین نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور ابن جبیر نے روایت کیا ہے۔

------ أعلام النبلاء، ٢/ ٥١٨۔

# مصادر التخریج


۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۳۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٤۔ **اصبہانی**، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷۔۵۳۵ھ)۔ **دلائل النبوۃ۔** ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۰۹ھ۔

٥۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲٥٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٦۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲٥٦ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲٥٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الصغیر۔** قاہرہ، مصر: دار الوعی، مکتبۃ دار التراث، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء۔

۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲٥٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/

۱۹۸۱ء۔

۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الکنی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۱۰۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔ ۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۱۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۱۲۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۴۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

١٧۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

١٨۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

١٩۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

٢٠۔ **تمیمی**، عبد الکریم بن محمد بن منصور سمعانی (۵۶۲ھ)۔ أدب الإملاء والاستملاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٢١۔ **تھانوی**، اشرف علی (۱۲۸۰۔۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)۔ نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔

٢٢۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

٢٣۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٤۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من السنن المسندۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ،

۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۵۔ ابن جبیر، ابو جعفر محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی (۱۲۷۔ ۲۳۶ھ)۔ حدیث المصیصی لوین۔ ریاض، سعودی عرب: اضوا السلف، ۱۴۱۸ھ۔

۲۶۔ جصاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔ ۳۷۰ھ)۔ أحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

۲۷۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔ ۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔ ۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ جندی، المفضل بن محمد بن إبراہیم، ابو سعید (۳۰۸ھ)۔ فضائل المدینۃ۔ دمشق: دار الفکر، ۱۴۰۷ھ۔

۲۹۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۳۰۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ المنتظم في تاریخ الملوک والأمم۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۳۱۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۲۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۳۳۔ **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۳٤۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸٦۔۲۸۲ھ)۔ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسیرة النبویہ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳٥۔ **حاکم**، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

۳٦۔ **حاکم**، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۳۷۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹٥ھ۔

۳۸۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۳۹۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸٥۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمییز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

٤۰۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸٥۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق علی صحیح البخاري۔

بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

٤١۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

٤٢۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٤٣۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٤٤۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٥۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٤٦۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٤٧۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ۔

۴۸۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۴۹۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۰۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرۃ الحلبیۃ، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۵۱۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۵۲۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۵۳۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ العظمۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ۔

۵۴۔ **ابن حیان**، ابو شیخ عبد اللہ بن جعفر بن حیان اصبہانی۔ أحادیث أبی الزبیر۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

۵۵۔ **خزرجی**، صفی الدین احمد بن عبد اللہ انصاری یمنی (م۹۰۰ھ)۔ خلاصۃ تذهیب تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مکتب المطبوعات، ۱۴۱۶ھ۔

۵۶۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۵۷۔ **خطابی**، ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم خطابی بستی (۳۱۹-۳۸۸ھ)۔

إصلاح غلط المحدثين۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔

۵۸۔ **خطابی**، ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم خطابی بستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ العزلة۔ قاہرہ، مصر: المطبعة السلفية، ۱۳۹۹ھ۔

۵۹۔ **خطابی**، ابو سلیمان حمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ غریب الحدیث۔ مكة المكرّمہ، سعودی عرب: جامعة أم القریٰ، ۱۴۰۲ھ۔

۶۰۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۱۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة ۱۴۰۷ء۔

۶۲۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ مشکوٰة المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیة، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۶۳۔ **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامهرمزی (۶۷۵ھ)۔ أمثال الحديث المروية عن النبي ﷺ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۰۹ھ۔

۶۴۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۶۵۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٦٦۔ **دارقطنی**، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ۔

٦٧۔ **ابو داود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٨۔ **ابن ابی الدنیا**، أبوعبد اللہ بن محمد بن عبید (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ الإشراف في منازل الأشراف۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٦٩۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸٦ء۔

٧٠۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (٦۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٧١۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (٦۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٧٢۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (٦۷۳۔۷۴۸ھ)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٣۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔٦۰٦ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٧٤۔ **ابن راشد**، معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٧٥۔ **رامہرمزی**، الحسن بن عبد الرحمان (۲٦۰۔۳٦۰ھ)۔ المحدث الفاصل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ۔

۷٦۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱٦۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۷۷۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳٦۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۷۸۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱٦ھ۔

۷۹۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱٦۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب اللدنیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹٦ء۔

۸۰۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱٦۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۸۱۔ **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷٦۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ۱۴۱۴ھ۔

۸۲۔ **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷٦۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ**۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۸۳۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۸۴۔ **ابو سعود**، محمد بن عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔۱۵۷۵ء)۔ **إرشاد العقل**

السليم إلى مزايا القرآن الكريم (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۵۔ **سعید بن منصور**، ابو عثمان خراسانی (۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۸۶۔ **ابن سلیمان**، ابو بکر عبد اللہ بن اشعث سجستانی (۲۳۰۔۳۱۶ھ)۔ مسند عائشة۔ کویت: مکتبۃ الاقصیٰ، ۱۴۰۵ھ۔

۸۷۔ **سمعانی**، منصور بن محمد بن عبد الجبار سمعانی (۴۲۶۔۴۸۹ھ)۔ التفسير۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷م۔

۸۸۔ **ابن السنی**، احمد بن محمد دینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۸۹۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تنوير الحوالك شرح موطأ مالك۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۹۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ الخصائص الكبرى۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۹۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور في التفسير

بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۹۳۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۹۴۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۹۵۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ /۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ السنن المأثورۃ۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۹۶۔ **ابن شاہین**، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ ناسخ الحدیث ومنسوخہ۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸۔

۹۷۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۹۸۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۹۹۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۰۰۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ کتاب الأدب۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب:

دار البشائر الاسلامیہ۔

١٠١۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔ ٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

١٠٢۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ٣٠٥۔ ٤٠٢ھ)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤٠٥ھ۔

١٠٣۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

١٠٤۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٠٥۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٠٦۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

١٠٧۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

١٠٨۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۰۹۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۰۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ تہذیب الآثار۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

۱۱۱۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۱۲۔ محبّ الدین **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ الریاض النضرۃ في مناقب العشرۃ۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۳۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۴۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ مَشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۱۱۵۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۱۱۶۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الجہاد۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۱۱۷۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۱۸۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۱۱۹۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۲۰۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۲۱۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بيان العلم و فضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۲۲۔ **عبد اللہ**، بن احمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ السنۃ۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۳۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۴۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔ ۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۲۵۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔

www.MinhajBooks.com

۸۲۶ء)۔ الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف۔ بیروت، لبنان + لاہور، پاکستان: مؤسسۃ الشرف، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء۔

۱۲۶۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا ومزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۲۷۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔ ۳۶۵ھ)۔ الکامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۸۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۲۹۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر۔ بیروت، لبنان، دارالمیسرہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۳۰۔ **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۳۱۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۳۲۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاري شرح علی

صحيح البخاري۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۳۳۔ **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بيروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۱۳۴۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۵۔ **الفسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۱۳۶۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الكتاب العربی۔

۱۳۷۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبد التواب اکیڈمی۔

۱۳۸۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۱۳۹۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۰۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار

احیاء التراث العربی۔

١٤١۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٤٢۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٤٣۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٤٤۔ **قنوجی**، صدیق بن حسن القنوجی (١٢٤٨۔١٣٠٧ھ)۔ أبجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٩٧٨ء۔

١٤٥۔ **ابن قیسرانی**، ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (٤٤٨۔٥٠٧ھ/ ١٠٥٦۔١١١٣ء)۔ تذكرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ۔

١٤٦۔ **ابن قیم**، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الذرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ حاشية على سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ/ ١٩٩٥ء۔

١٤٧۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٤٨۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔

تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۴۹۔ **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاکتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء۔

۱۵۰۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۵۱۔ **لالکائی**، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۵۲۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۵۳۔ **ابن ماکولا**، علی بن ہبۃ اللہ بن ابی نصر بن ماکولا (۴۲۲۔۴۷۵ھ)۔ الإکمال۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱۵۴۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۵۵۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۵۶۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٥٧۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

١٥٨۔ **مروزی**، احمد بن علی بن سعید الاموی (۲۰۲۔۲۹۲ھ)۔ مسند ابی بکر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

١٥٩۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

١٦٠۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١٦١۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٦٢۔ **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ أحادیث الشعر۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۴۱۰ھ۔

١٦٣۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١٦٤۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

١٦٥۔ **مقری**، ابو بکر محمد بن إبراهیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ الرخصة في تقبیل الید۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

١٦٦۔ **ابن ملقن**، عمر بن علی بن ملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ خلاصة البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي۔ الرياض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

١٦٧۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

١٦٨۔ **ابن منجویہ**، احمد بن علی الاصبہانی (۳۴۷۔ ۴۲۸ھ)۔ رجال صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

١٦٩۔ **ابن منده**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

١٧٠۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغيب والترهيب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

١٧١۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

١٧٢۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

١٧٣۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٧٤۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۷۵۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ تاریخ أصبھان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۷۶۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۷۷۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۱۷۸۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۱۷۹۔ **نمیری**، أبو زید عمر بن شبہ البصري (۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۸۰۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۸۱۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ تھذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۸۲۔ **نیشاپوری**، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ۴۰۶

ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۱۸۳۔ **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م ۲۹۲ھ)۔ تاریخ واسط۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

۱۸۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۸۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۸۶۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۸۷۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔ ۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۸۸۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔ ۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔